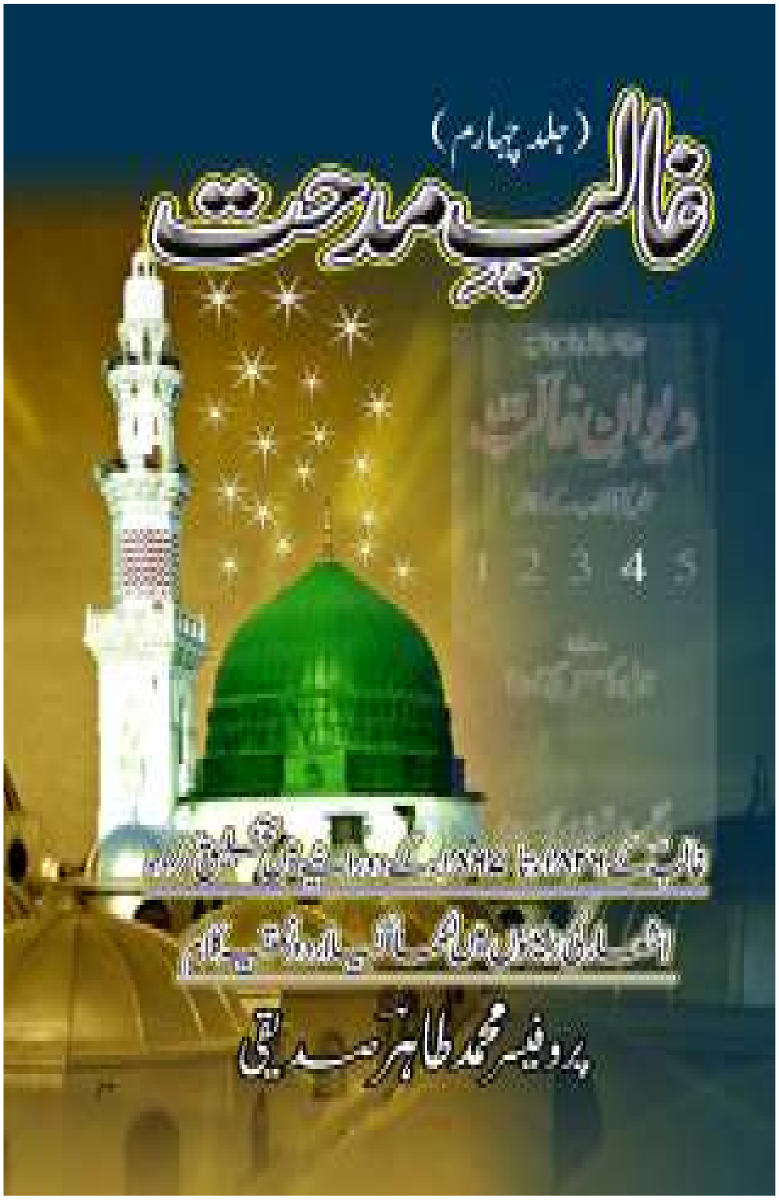
(جلد چہارم)
غالب مدحت
دیوانِ غالب
1 2 3 4 5
پروفیسر محمد طاہر صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غالب مدحت

از

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

غالبؔ کے ۱۸۲۶ء تا ۱۸۶۷ء کے دورانیے میں تخلیق کردہ
اشعار کی زمینوں میں لکھا گیا اردو نعتیہ کلام

قائم شدہ 1981ء

سلسلہ اشاعت: 53

تاریخ اشاعت: جولائی2020

قیمت: =/450

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں۔

اشاعت/حقوق: محمد طاہر صدیقی

نام کتاب: غالب مدحت

شاعر: پروفیسر محمد طاہر صدیقی

ایم فل اردو، پرنسپل، گورنمنٹ لیبارٹری ہائر سیکنڈری سکول، سمن آباد، فیصل آباد

موبائل: 0321-7645060

قلمی نام: طاہرؔ

کمپوزنگ: ''ماہوزا'' کمپیوٹر کمپوزنگ، فیصل آباد

تزئین: علی حسن زیدی

سرِ ورق: زین زیدی، وصی زیدی، کمیل مہدی

اجمالی جائزہ: حکیم ارشد محمود ارشدؔ

پروف ریڈنگ: اویس ازہرؔ مدنی

بائنڈنگ: محمد احسان سیالوی 0300-6600656

مطبع: زیدیؔ، لیزر پرنٹرز، فیصل آباد 0300-6619124

ناشر: اہلِ قلم کا اشاعتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر 25، فیصل آباد

........................O........................

دُرود بر سیّدُ العٰلمین ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا

اے اللہ! تُو رحمتیں، سلامتی اور برکتیں نازل فرما ہمارے سردار،

وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ

ہمارے نبی اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر جو تمام جہانوں کے سردار ہیں،

وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ

اور اُن کی ازواجِ مطہرات پر جو ایمان والوں کی مائیں ہیں اور اُن کی

الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُقَرَّبِیْنَ

طیّب و طاہر آل پر اور اُن کے مقرّب و ہدایت یافتہ صحابہ پر،

الْمَھْدِیِّیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

اپنی رحمت کے ساتھ، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

پروفیسر محمد طاہرؔ صدیقی کی دیگر تصانیف:

۱۔ ردِ عمل (مجموعہ غزل) بی آئی ایس ای ایوارڈ

۲۔ اعزازِ نعت (اُردو مجموعہ نعت)

۳۔ اعزازِ حضوری (اُردو مجموعہ نعت) قومی سیرت ایوارڈ، پاکستان

۴۔ اعزازِ نسبت (اُردو مجموعہ نعت) بی آئی ایس ای ایوارڈ

۵۔ قصدِ نعت (یک کتابی اردو نعتیہ قصیدہ) بی آئی ایس ای ایوارڈ

۶۔ الحمدللہ (اُردو غیر منقوط مجموعہ حمد) بی آئی ایس ای ایوارڈ

۷۔ مغلوبِ مدحت (اُردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ

۸۔ تغلیبِ مدحت (اُردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ

۹۔ غلّابِ مدحت (اُردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ

۱۰۔ غلوبِ مدحت (اُردو مجموعہ نعت) غالبؔ کی شعری زمینوں پر تحریر کردہ

۱۱۔ طرحِ نعت (اُردو مجموعہ نعت) طرح مصرعوں پر تخلیق کردہ نعتیہ کلام

۱۲۔ پاکستان کی قومی زبان (اُردو) میں رموزِ اوقاف کی اہمیت (مقالہ ایم ایڈ)

۱۳۔ اُردو حروفِ تہجی کا صوتی و صوری جائزہ (مقالہ ایم فل)

انتساب

جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

ہمہ پہلو اوصاف واقبال
اور
محرکاتِ زیست کے حامل
جناب
صاحبزادہ **محمد عامر حبیب** (ایڈیشنل سیشن جج)

کے نام

فہرست

۱	پیش لفظ (محمد طاہر صدیقی)	17
۲	حسنِ معانی (حکیم ارشد محمود ارشد)	21
۳	رشکِ رضواں (پروفیسر انور انیق)	23
۴	سروساماں (محمد اویس ازہرؔ مدنی)	25
۵	خوبیِ گفتار (انجنیئر اشفاق حسین ہمذالی)	27
۶	(ستایش گر ہے زاہد اس قدر جس باغ رضواں کا) حمد ہے تو خلاّق یا رب! جن وانس وحور وغلماں کا	29
۷	(ستایش گر ہے زاہد اس قدر جس باغ رضواں کا) ہے پھیلا نور میلا د محمدؐ کے چراغاں کا	31
۸	(ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا) علاوہ اس کے طاہرؔ کا پتا کیا	33
۹	(آبرو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں) اک بھی لمحہ وہ نہیں کہ آپؐ دھڑکن میں نہیں	35
۱۰	(ذکر میرا، بہ بدی بھی اسے منظور نہیں) دور ہوں شہرِ مدینہ سے پہ مجبور نہیں	37
۱۱	(نالہ جز حسنِ طلب، اے ستم ایجاد نہیں) کون ہے جو درِ احمدؐ پہ ہوا شاد نہیں	38

۱۲	(صدرہ آہنک زمیں بوس قدم ہے ہم کو) شہر طیبہ میں حضوری جو اہم ہے ہم کو	40
۱۳	(ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے) شہرِ رسولِ پاک میں مدہوش ہوش ہے	42
۱۴	(سادگی پر اس کی، مر جانے کی حسرت دل میں ہے) پاسِ آدابِ مواجہ سے زباں مشکل میں ہے	44
۱۵	(دیکھنے میں ہیں گرچہ، پر ہیں یہ دونوں یا ایک) سرورِ کائنات وہ رحمتِ کردگار ایک	45
۱۶	(یار لائے مری بالیں پہ اسے، پر کس وقت) کوئی گر پوچھے مدینے کو ہے جانا کس وقت	47
۱۷	(اچھا اگر نہ ہو، مسیحا کا کیا علاج) حاجت روائی رحمتِ عالم کا ہے مزاج	48
۱۸	(دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر) عشقِ رسولِ پاک کا اظہار دیکھ کر	50
۱۹	(رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم) رکھی حضورؐ نے مری افتادگی کی شرم	52
۲۰	(اس قدر ضبط کہاں ہے، کبھی آ بھی نہ سکوں) پاسِ آدب سے بات اپنی سنا بھی نہ سکوں	53
۲۱	(یہ ہم جو ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں) ثنا میں آپؐ کی، اوجِ ہنر کو دیکھتے ہیں	54

۲۲	(یعنی، یہ میری آہ کی تاثیر سے نہ ہو) جب کوئی کام ناخنِ تدبیر سے نہ ہو	56
۲۳	(رہیے اب ایسی جگہ چل کر، جہاں کوئی نہ ہو) مہرباں اس پر ہیں جس پر مہرباں کوئی نہ ہو	58
۲۴	(کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے) الطاف مرے شاہؐ کے گرنے نہیں دیتے	60
۲۵	(ہم بیاباں میں ہیں، اور گھر میں بہار آئی ہے) آپؐ کی نعت مرا بن کے قرار آئی ہے	62
۲۶	(دل سے تری نگاہ، جگر تک اتر گئی) یادِ رسولِ پاکؐ جو دل میں اتر گئی	64
۲۷	(جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے) تذکارِ نبیؐ جس کی بھی گفتار میں آوے	65
۲۸	(اور تو رکھنے کو ہم دہر میں کیا رکھتے تھے) آپؐ کے روئے منوّر کی ضیا رکھتے تھے	67
۲۹	(دھوتا ہوں جب میں، پینے کو، اس سیم تن کے پاؤں) چومے ہیں آسمان نے روحِ زمن کے پاؤں	69
۳۰	(سن لیتے ہیں، گو ذکر ہمارا نہیں کرتے/ ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہیں کرتے) اٹھنا درِ آقاؐ سے گوارا نہیں کرتے	71
۳۱	(لاغر اتنا ہوں کہ گر تو بزم میں جا دے مجھے) انؐ کے در پر حاضری کا حیلہ بتلا دے مجھے	73

۳۲	(نویدِ امن ہے، بے داد دوست، جاں کے لیے) یہ دو جہاں ہیں بنے شاہؐ دو جہاں کے لیے	75
۳۳	(جس دن سے کہ ہم غم زدہ زنجیر بہ پا ہیں) حاضر شہِ کونین کے دَر پر جو گدا ہیں	77
۳۴	(کی وفا ہم سے، تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں) انؐ کی ناموس پہ مٹنے کو وفا کہتے ہیں	79
۳۵	(ہم پر، جفا سے، ترکِ وفا کا گماں نہیں) سرکارؐ دو جہان کا جلوہ کہاں نہیں	81
۳۶	(ملتی ہے خوئے یار سے نار، التہاب میں/کل کے لیے کر نہ آج خسّت شراب میں) پڑھ کر درود خدمتِ عالی جناب میں	83
۳۷	(اے جہاں دارِ کرم شیوۂ بے شبہ وعدیل) شاہؐ کے حسب ونسب کی نہیں کوئی تمثیل	85
۳۸	(گر میں نے کی تھی توبہ، ساقی کو کیا ہوا تھا؟) جب ظلمتوں میں ہر سو عالم گھرا ہوا تھا	87
۳۹	(گھر ہمارا، جو نہ روتے بھی تو، ویراں ہوتا) حاضر اک بار درِ شہؐ پہ جو رضواں ہوتا	89
۴۰	(ہوئی تاخیر، تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا) مدحِ محبوبؐ پہ دل طالبِ تاثیر بھی تھا	91
۴۱	(ذکر اس پری وش کا، اور پھر بیاں اپنا) نعتِ مصطفیؐ سے ہے قدرداں جہاں اپنا	92

۴۲	(یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا) جو نصیب مجھ کو عہدِ شہِؐ ذی وقار ہوتا	94
۴۳	(نہ تھا کچھ، تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا، تو خدا ہوتا) نبیؐ کے عہد میں طاہر اگر میں جی رہا ہوتا	96
۴۴	(گھر جب بنالیا ترے در پر کہے بغیر) رہتا نہیں ہوں نعتِ پیمبرؐ کہے بغیر	98
۴۵	(تم جانو، تم کو غیر سے جو رسم وراہ ہو) مطلوب دو جہاں میں جو توقیر و جاہ ہو	100
۴۶	(تسکیں کو ہم نہ روئیں، جو ذوقِ نظر ملے) دونوں جہاں کو خوش خبر و خوش نظر ملے	102
۴۷	(کوئی دن گر زندگانی اور ہے) ''لن ترانی'' کی کہانی اور ہے	104
۴۸	(کوئی امید بر نہیں آتی) نعت کہنی اگر نہیں آتی	106
۴۹	(دلِ ناداں، تجھے ہوا کیا ہے) انؐ کی چوکھٹ پہ مل رہا کیا ہے	109
۵۰	(حسنِ مہہ، گرچہ بہ ہنگامِ کمال اچھا ہے) شہرِ طیبہ میں جو گزرے مہ و سال اچھا ہے	111
۵۱	(شکوے کے نام سے، بے مہر، خفا ہوتا ہے) گرچہ جبریلؑ ترےؐ دَر پہ کھڑا ہوتا ہے	113

۵۲	(ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم، کہ ’’تو کیا ہے؟‘‘) بغیر حبِ نبیؐ دل کی آبرو کیا ہے!	115
۵۳	(ابنِ مریم ہوا کرے کوئی) پنجتنؑ سے وفا کرے کوئی	117
۵۴	(اُس بزم میں مجھے نہیں بنتی حیا کیے) شہرِ نبیؐ کی خاک سے وعدے وفا کیے	119
۵۵	(چل نکلتے جو مے پیے ہوتے) خاکِ طیبہ کے ہو لیے ہوتے	121
۵۶	(مژدہ، اے رہراوِنِ راہِ سخن) نعت گویانِ حسنِ شاہِؐ زمن	123
۵۷	(پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں) لطفِ نبیؐ سے پاؤں گا اوجِ ہنر کو میں	125
۵۸	(دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں) قابل درِ حضورؐ کے یکسر نہیں ہوں میں	127
۵۹	(منظور تھی یہ شکل، تجلّی کو نور کی) ’’منظور تھی یہ شکل، تجلّی کو نور کی	129
۶۰	(کہتے تو ہو تم سب، کہ بتِ غالیہ مو آئے) سرکارؐ زمانے کو ضیا دینے کو آئے	131
۶۱	(اپنا بیانِ حسنِ طبیعت نہیں مجھے) دنیا کے مال و زر کی ضرورت نہیں مجھے	133

۶۲	(چرخ تک دھوم ہے، کس دھوم سے آیا سہرا) ''چرخ تک دھوم ہے، کس دھوم سے آیا سہرا''	135
۶۳	(بزمِ شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا) دونوں عالم میں معزز ہے وہ بخت کھلا	136
۶۴	(ہے بسکہ ہر اک ان کے اشارے میں نشاں اور) ہوتی ہے محبت کی زباں اور بیاں اور	138
۶۵	(لازم تھا کہ دیکھو مرا رستہ کوئی دن اور) اے کاش! کہ روضے پہ ہو رہنا کوئی دن اور	140
۶۶	(یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں) سرکارؐ تیرے طالبِ دیدار کیا کریں	142
۶۷	(سب کہاں، کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہوگئیں) منزلیں سب آپؐ کی رحمت سے آساں ہوگئیں	144
۶۸	(حضورِ شاہ میں، اہلِ سخن کی آزمائش ہے) نبیؐ کی نعت کہنا بھی تو فن کی آزمائش ہے	147
۶۹	(غم کھانے میں بودا، دلِ ناکام، بہت ہے) قدموں میں شہِ دین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام بہت ہے	149
۷۰	(ہے غیر سے ہردم تجھے صدگونہ بشارت) ہوتی ہے جنھیں آپؐ کے تلووں کی زیارت	150
۷۱	(دل ہی تو ہے، نہ سنگ وخشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں) طیبہ کی یادِ دلربا دل سے کوئی بھلائے کیوں	152

۷۲	(گئی وہ بات کہ ہو گفتگو، تو کیونکر ہو) حضوری دل کو ضروری ہو جو تو کیونکر ہو	154
۷۳	(قفس میں ہوں، گر اچھّا بھی نہ جانے میرے شیون کو) مقدّس سرزمیں پر میں بچھا دوں کیسے دامن کو	155
۷۴	(نکتہ چیں ہے، غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے) بات بگڑی ہے کچھ ایسی، کہ بنائے نہ بنے	157
۷۵	(دیا ہے دل اگر اس کو، بشر ہے کیا کہیے؟) ہمارے حال پہ انؐ کی نظر ہے کیا کہیے	158
۷۶	(کہوں جو حال، تو کہتے ہو، ''مدّعا کہیے'') رسولِ پاکؐ کی مدحت ہے مرحبا کہیے	159
۷۷	(بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے) ہے جلوہ نما خلدِ تمنا مرے آگے	161
۷۸	(زرا کر زور سینے پر، کہ تیرِ پرستم نکلے) وفورِ غم کا قصّہ پیش کرنے کو جو ہم نکلے	164
۷۹	(غیر لیں محفل میں بوسے جام کے) وسوسے سب مٹ گئے انجام کے	165
۸۰	(درد منت کشِ دوا نہ ہوا) اک پیمبر بھی آپؐ سا نہ ہوا	167
۸۱	(درخورِ قہر وغضب، جب کوئی ہم سا نہ ہوا) دل ہے وہ کیا جو غلامِ شہؐ والا نہ ہوا	170

۸۲	(کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنجِ فغاں کیوں ہو) عیاں اشکِ رواں سے ہو یہ محتاجِ زباں کیوں ہو	172
۸۳	(جور سے باز آئے، پر باز آئیں کیا؟) اپنے عصیاں کا انھیںؐ بتلائیں کیا	174
۸۴	(نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں) ہے کون جس پہ نبیؐ کا کرم زیاد نہیں	176
۸۵	(ایراہی دے کے ہم نے بچایا ہے کشت کو) ذوقِ ثنا ملا ہے جو میری سرشت کو	178
۸۶	(پھر اس انداز سے بہار آئی) شہرِ طیبہ سے جو ہوا آئی	180
۸۷	(روندی ہوئی ہے کوکبۂ شہریار کی) کشتی مری بھی شاہِؐ رسولاں نے پار کی	182
۸۸	(آپ نے ''مسّنی الضّر'' کہا ہے تو سہی) دنیا فانی ہے یہاں سب کو فنا ہے تو سہی	184
۸۹	(کہ مردوں کو نہ بدلتے ہوئے کفن دیکھا) ہے مہر ماہ و کواکب میں موجزن دیکھا	185
۹۰	(روزن کی طرح دید کا آزار رہ گیا) صدیقؓ ہو کے سایۂ سرکارؐ رہ گیا	186
۹۱	(بہت سہی غمِ گیتی، شراب کم کیا ہے؟) زِخوفِ حشر رلاتی ہو، چشمِ نم کیا ہے!	187
۹۲	(حالت ترے عاشق کی یہ اب آن بنی ہے) ہستی وہ جو قرآن کی برہان بنی ہے	189

۹۳	(گھر سے نِکالنا ہے اگر، ہاں، نکالیے) دل سے تمام حسرتِ دوراں نِکالیے)	191
۹۴	(جو معشوق زلفِ دوتا باندھتے ہیں) مضامینِ حمد و ثنا باندھتے ہیں	193
۹۵	(کیونکر اس بت سے رکھوں جان عزیز) گرچہ دنیا کو ہے بس جان عزیز	195
۹۶	(لطفِ نظّارۂ، دمِ بسمل، آئے) ان ﷺ کا وصّاف کہیں جب سرِ محفل آئے	197
۹۷	(میں ہوں مشتاقِ جفا، مجھ پہ جفا اور سہی) مل رہی ہے جو مجھے ان ﷺ کی عطا اور سہی	199
۹۸	(مسجد کے زیرِ سایہ اک گھر بنالیا ہے) نقشِ قدم نبی ﷺ کا سر پر سجالیا ہے	200
۹۹	(شبِ وصال میں، مونس گیا ہے، بن، تکیہ) بنا ہے سنگِ درِ سیّدِ زمن تکیہ	201
۱۰۰	(ممکن نہیں کہ بھول کے بھی آرمیدہ ہوں) پیشِ درِ حضور ﷺ جو میں سر خمیدہ ہوں	203
۱۰۱	(حیدرآباد دکن، رشکِ گلستانِ ارم) شہرِ پُرنُور ہے وہ اہلِ تسنّن کا حرم	205
۱۰۲	(دمِ واپسیں برسرِ راہ ہے) مددگار اب آپ ﷺ کی چاہ ہے	207

❖⑤❖⑤❖⑤❖

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ غالبؔ کی شعری زمینوں میں لکھی گئی چوتھی نعتیہ تصنیف ''غالبِ مدحت'' کے عنوان سے صفحۂ قرطاس کی زینت بن چکی ہے۔ نبیؐ کی چشمِ رحمت کا صدقہ ہے کہ اس محبت نامے کی تکمیل کی توفیق میرے نصیب میں ہوئی۔ اس نعتیہ مجموعے میں غالبؔ کے کلام کی ان شعری زمینوں کا انتخاب کیا گیا ہے جو اس نے ۱۸۲۶ء تا ۱۸۶۷ء کے دورانیے میں تخلیق کیں۔ غالبؔ کا یہ کلام تاریخی ترتیب کے ساتھ ''دیوان غالب کامل'' مرتبہ کالی داس گپتا رضاؔ میں درج ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''غالبِ مدحت'' میں ایک حمد اور چھیانوے (۹۶) نعتیں تحریر کی گئی ہیں۔

غالبؔ کے کلام کی شعری زمینوں پر لکھی گئی پانچوں کتب کے نام (مغلوبِ مدحت، تغلیبِ مدحت، غلّابِ مدحت، غالبِ مدحت، غلوبِ مدحت) کی وجہ تسمیہ عربی کا اسم ''غَلَبَہ'' ہے۔ ''مغلوبِ مدحت'' سے مراد ہے جس پر مدحت غالب آچکی ہو، ''تغلیبِ مدحت'' سے مراد ہے مدحت کو غالب کرنا، غلّاب اسمِ مکبّر ہے غالب کا جب کہ غالب اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک ہے۔ ''غلّابِ مدحت'' اور ''غالبِ مدحت'' کی وجہ تسمیہ اللہ تعالیٰ کے یہی صفاتی نام ہیں اور ''غلوبِ مدحت'' سے مراد مدحت کا غلبہ ہے۔

چونکہ غالبؔ کے نام کا مادہ بھی ''غَلَبَہ'' ہے اس لیے ان پانچوں کتابوں کے نام بلا شبہ اس سے بھی منسوب کیے جا سکتے ہیں۔ ''مغلوبِ مدحت'' پر تبصرہ کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر ریاضؔ مجید نے ایک جگہ لکھا کہ طاہرؔ صدیقی نے غالبؔ کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ بے گماں یہ ڈاکٹر صاحب کی گراں قدر رائے ہے لیکن بحیثیت مدحت نگار راقم کی نظر میں حقیقتِ حال اس سے مختلف ہے۔ فنِ شاعری کے لحاظ سے غالبؔ بلا شبہ اردو ادب کا بہت بڑا ورثہ ہے، بے شمار محققین، ماہرین اور نقادوں نے اس کی شعری عظمت کا اقرار کیا ہے۔ راقم بھی اسے بہت بڑا غزل گو تسلیم کرتا ہے لیکن جب مدحت کہی جائے اور ممدوح حضورؐ سرورِ کائنات کی ہستی ہو تو کسی اور کو خراجِ تحسین کیونکر پیش کیا جا سکتا ہے۔

البتہ راقم غالبؔ کا شکر گزار ہے کہ اس کی شعری زمینیں نعت کی تخلیق کا محرّک بنیں۔ یہ اظہارِ تشکّر اس لیے بھی ضروری ہے کہ بندے کا شکر یہ اللہ کا شکر ادا کرنے کے مصداق ہے۔ مذکورہ بالا پانچوں کتابوں میں جہاں غالبؔ کے کلام کی زمینوں میں نعت کہی گئی بلکہ اس کے بے شمار مصرعے بھی نعت میں گرہ کے طور پر استعمال ہوئے اور کچھ اشعار بھی جو نعت کے معیار پر پورا اترتے تھے، نعت کا حصہ بنے۔ یقین ہے کہ غالبؔ کی اپنی روح بھی اس کاوشِ خیر پر خوش ہوتی ہوگی۔ راقم الحروف تخلیق کردہ جملہ نعتیہ اشعار کا ایصالِ ثواب غالبؔ کی روح کو کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی کمی کوتاہی کو معاف فرمائے اور نعت میں استعمال کی گئی اس کی شعری زمینوں، مصرع جات اور اشعار کے تصدّق اس کی آخرت کی منزلیں آسان فرمائے۔ راقم اپنے لیے بھی خدا سے محبوبِؐ خدا کے توسّل سے ملتجی ہے کہ وہ اس کاوشِ جمیلہ کو قبول فرمائے اور کسی طرح کی بھی کمی بیشی کو معاف فرمائے۔ جناب حکیم ارشد محمود ارشدؔ نے اس کارِ خیر میں بھر پور معاونت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انھیں بہترین اجر

عطا فرمائے۔

کی مرے فکر وسخن کی جس نے ہے مشاطگی
ہے ملا اس کو بھی ذوقِ مدحِ پیغمبرؐ کھلا

جناب پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجیداور جناب کوثر علی کا دل سے شکر گزار ہوں کہ انھوں نے نعت کی تخلیق کے دوران کئی موقعوں پر رہنمائی فرمائی۔صدارتی ایوارڈ یافتہ نعت گو شاعر منظرؔ پھلوری، افضل خاکسار، قاسم سعید، محمد اویس ازہر مدنی، ریاض احمد قادری اور شاہد حسین شاہ اور کا بھی شکر گزار ہوں کہ ان کی حوصلہ افزائی نے راقم کو نعت گوئی کے لیے متحرک رکھا۔

جناب کوثر علی، حکیم ارشد محمود ارشد، میاں منیر احمد منیر، رانا خالد محمود، سرور قمر قادری، ریاض احمد قادری، پروفیسر انور رانیق، صہیب احمد، بابر سردار، اشفاق ہمذ الی، طالب حسین کوثری، عرفان علی، نصیر اختر، شوکت جلال چشتی، منیر احمد خاور اور اویس ازہر مدنی کا از حد شکریہ کہ انھوں غالبؔ کی زمینوں میں تقاریظ لکھ کر مجموعہ ہائے کلام کی زیب و زینت میں اضافہ کیا۔

رفقائے کار محترمہ نجمہ کوثر، ڈاکٹر عبدالحفیظ، ڈاکٹر خوشی محمد ثاقب، جناب کاشف ضیا، عاطف شکیل، رانا سلیم، غلام حسین شاہ، منیر احمد، محمد بلال، محمد امین، نوید اسلام، رانا محمد طارق ، محمد عیسیٰ، مقبول حسین عاصم ، محمد ابراہیم، رانا صابر، منظور احمد، محمد اکرم، حسیب طاہر، احمد نواز، محمد یعقوب، محمد طارق، منصور احمد قادری، رانا اسلام، ڈاکٹر ناصر، محمد رفیق، ڈاکٹر عظیم، عبدالکریم، میاں رشید، عبدالرشید کمبوہ، ڈاکٹر فخر الزماں، ڈاکٹر نجمہ، امجد فاروق، ڈاکٹر جمیل الرحمٰن، محمد مصب، مجاہد حسین، محمد حسین اور جہانزیب صاحب کے پرخلوص احساسات کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہوں۔

مولانا محمد ریاض کھرل، جناب میاں عبدالرؤف، حاجی محمد اختر، راؤ محمد

اقبال، سعید احمد ظفر، محمد اجمل، چودھری غلام رسول گوہر، رانا محمد افتخار، چودھری اشرف، چودھری نعیم سرور، انتشار حسین شاہ، صاحبزادہ تنویر آصف چشتی، تجمّل حسین شاہ، منیر الحسن شاہ، امجد علی چاند، دلباغ اعظم اور جناب سہیل انجم سمیت جملہ احباب کی محبتوں کا شکر گزار ہوں۔

اپنے اعزہ و اقارب خصوصاً بہن بھائیوں، بیٹوں، بیٹیوں اور اہلِ خانہ سمیت پیارے پوتے محمد حسن کے لیے ہر دو جہاں میں کامرانی کے لیے دعا گو ہوں۔

جناب پیر سلیم شاہ (بِلّے شاہ)، پیر ناصر حسین راضی، پیر گلزار حسین شاہ، جناب صاحبزادہ محمد عامر حبیب، جناب سید صابر حسین شاہ، جناب ندیم چشتی اور پیر سیّد مختار حسین گیلانی کی دعائیں راقم کے ساتھ رہیں، اللہ ان کو قائم و دائم رکھے اور ان کے فیوض و برکات کو جاری و ساری رکھے۔ پیرِ طریقت قبلہ حضرت محبوب عالم شاہ علیہ الرحمہ اور پیرِ طریقت حضرت گوہر عبدالغفار علیہ الرحمہ کے درجات کو اللہ تعالیٰ بہت بلند کرے کہ میرے لیے ان کا حلقۂ ارادت ہالۂ رحمت کا سرچشمہ ہے۔ پیر آصف بشیر چشتی، فقیرِ مصطفیٰ امیر نواز امیر، حضرت صائم چشتی اور پیر محسن چشتی علیہم الرحمہ کے درجات کی بلندی کے لیے اللہ کے حضور عرض گزار ہوں۔

والدِ محترم حضرت محمد سعید صدیقی رحمہ اللہ علیہ اور والدہ مرحومہ کے توسّل سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت نصیب ہوئی۔ اسی نسبت جلیلہ کو سامنے رکھتے ہوئے اور حضورِ سرورِ کون و مکاں کا واسطہ پیش کرتے ہوئے اللہ تعالی سے ان کی بلندیِ درجات کی عاجزانہ دعا ہے۔

دعا گو و دعا جو

پروفیسر محمد طاہر صدیقی

حسنِ معانی

آج دل کو شادمانی اور ہے
فرطِ لطفِ زندگانی اور ہے

مدحِ محبوبِؐ خدا میں طاہرؔ آج
تیرے خامے کی روانی اور ہے

کر کے غالبؔ کی زمینیں منتخب
کی جو تو نے مدح خوانی اور ہے

''غالبِ مدحت'' کی صورت نعت میں
ولولوں کی ترجمانی اور ہے

خوب ہیں دیگر کتابیں بھی تری
لیکن اس کی ضو فشانی اور ہے

ہیں ثنا گو اور بھی اچھے مگر
تجھ پہ حق کی مہربانی اور ہے

تیرے سب مجموعہ ہائے نعت میں
وسعتِ حسنِ معانی اور ہے

ہے غزل بھی منفرد تیری مگر
مدح میں گوہر فشانی اور ہے

ہے یہاں بھی عزّت افزا حمد و نعت
روزِ محشر کامرانی اور ہے

نسبتِ صدیقیتؓ کی مرحبا
تیرے سر پر سائبانی اور ہے

جو ادھیڑ عمری میں صدقے نعت کے
تو نے پائی وہ جوانی اور ہے

معترف ہیں اہلِ فن ارشدؔ سمیت
نعت طاہرؔ کی زبانی اور ہے

حکیم ارشد محمود ارشدؔ

رشکِ رضواں

بفیضِ نعت وجہِ کیف ہے ہر اشک مژگاں کا
بروزِ حشر بھی ہو گا یہ باعث رشکِ رضواں کا

درودوں کی صدا ہے گونجتی اقصائے عالم میں
ثنائے شاہؐ سے ہے دلربا منظر گلستاں کا

ہے دنیائے ثنا میں خیر افزا خامۂ طاہرؔ
نکالا خوب مصرف اس نے ہے غالبؔ کے دیواں کا

ہوئی یوں ''غالبِ مدحت'' مرتّب کلکِ طاہرؔ سے
کہ شیدا جس کی عظمت کا ہوا دل حور و غلماں کا

مضامیں نعت کے باندھے گئے ہیں اس سلیقے سے
کہ ہے ہر شعر میں گویا سماں سروِ چراغاں کا

ثنا کے بیج غالبؔ کی زمینوں میں عجب بوئے
گماں ہوتا ہے ہر مصرعے پہ جامیؔ کے دبستاں کا

غزل کی ہیئت اصلی میں نعتیں طرزِ غالبؔ پر
کسی سے ہو تتبع کیسے طاہرؔ سے سخن داں کا

کھلیں میرے بھی لب تحسین میں طاہرؔ کی اے انورؔ
کہوں میں بھی کہ ہے اس پر کرم شاہِؐ رسولاں کا

پروفیسر انور انیق

سروساماں

تیرے خامے سے ہر اک حرف ہے تاباں نکلا
یعنی بخشش کا تری حشر میں ساماں نکلا

تیرے الفاظ کی ندرت میں نہاں عشقِ رسولؐ
سن کے غالبؔ سا سخن دان بھی حیراں نکلا

پھول کھلتے گئے ہر نقشِ قدم پر تیرے
گلشنِ نعت میں تو جب بھی خراماں نکلا

اے مرے طاہرؔ خوش بخت مبارک تجھ کو
عہدِ حاضر میں تو غالبؔ سا سخنداں نکلا

ڈیرے ڈالے تھے خزاؤں نے جہاں مدت سے
تیرا مجموعہ وہاں مثلِ بہاراں نکلا

تیرا ہر حرف پئے مدحتِ سلطانِ زمن
سطحِ قرطاس پہ بے ساختہ رقصاں نکلا

پیش کرتا ہے مبارک تجھے پھر سے ازہرؔ
مدحِ سرکارؐ میں پھر سے تیرا دیواں نکلا

محمد اویس ازہرؔ مدنی

خوبیِ گفتار

حیراں ہوں تیری ندرتِ اظہار دیکھ کر
طاہرؔ ترا قرینۂ گفتار دیکھ کر

تیرے شعور و فکر پہ انجم بھی ہوں فدا
ذہنِ رسا سے پھوٹتے انوار دیکھ کر

مہکا ہے جوں گلاب ترا سب کا سب کلام
قلب و جگر ہوئے گل و گلزار دیکھ کر

پڑھتے ہیں جب کلام ترا شاعرانِ عصر
دیتے ہیں داد تجھ کو وہ ہر بار دیکھ کر

لگتا ہے خود لکھاتے ہیں سرکارؐ تجھ سے نعت
خامے کو تیرے لعل و گہر بار دیکھ کر

اِس شان سے یہ ''غالبِ مدحت'' ہوئی رقم
مسرور ہوں گے سیّدِؐ ابرار دیکھ کر

غالبؔ کی ہر زمین کو ڈھالا ہے نعت میں
جی خوش ہوا ہے نزہتِ اشعار دیکھ کر

تحریر تیری دیتی ہے تقریر کا پتا
کردار تیرا کھلتا ہے گفتار دیکھ کر

سرشاریِ قلوب سے ہوتے ہیں بہرہ ور
تیرے سخن کو جملہ ثنا کار دیکھ کر

ہمذالؔی کو ہوا تری عظمت کا اعتراف
تیرے وقیع کلام کا معیار دیکھ کر

انجنیئر اشفاق حسین ہمذالؔی

حمد

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ستایش گر ہے زاہد اس قدر جس باغ رضواں کا)

ہے تو خلّاق یارب! جن و انس و حور و غلماں کا
جہاں ممنون ہے مولا ترے لطفِ فراواں کا

فقط توبہ مداوا ہے ہمارے کارِ عصیاں کا
وہ ہے غفّار رکھتا ہے بھرم قلبِ پشیماں کا

ہمیں قرآن کی تعلیم سے اس نے نوازا ہے
ابد تک جو ہے منبع آگہی کا، علم و عرفاں کا

وہی ہے قادرِ مطلق، اسی کی حکمرانی ہے
ہے ربّ العالمیں، چلتا ہے سکّہ اس کے فرماں کا

اسی کی ہے ودیعت شوکتِ خورشید ذرّے میں
بلند اس نے کیا رتبہ جہاں میں نوعِ انساں کا

خرد سے ماورا ہیں جب ہمہ اوصاف مولا کے
کرے تحمید کیا اس ذات کی خامہ سخن داں کا

کیا اس نے منظّم آب و خاک و باد و آتش کو
اتر سکتا نہیں ہے بار اس کے اک بھی احساں کا

فنا کے کارخانے میں بقا حاصل اسی کو ہے
ہے طاہرؔ سامنے منظر مرے شہرِ خموشاں کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ستایش گر ہے زاہد اس قدر جس باغ رضواں کا)

ہے پھیلا نور میلاد محمدؐ کے چراغاں کا
بہت مسحور کن ہے ہر طرف عالم شبستاں کا

بہاریں بانٹتا ہے گنبد خضریٰ زمانے میں
سُرورِ زندگی تحفہ ہے اس جشن بہاراں کا

مجھے جالی کو چھونے کی اجازت مرحمت کر دی
میں ہوں مرہونِ منت آپؐ کے روضے کے درباں کا

بہت شدّت سے ہے جس کی ضرورت عہد حاضر میں
سکوں ہے بس انھیؐ کے دامن اطہر میں انساں کا

کشادہ ہر گھڑی ہے رحمتِ کونین کا دامن
ہر اک ممنون ہے اس محسنِ اعظمؐ کے احساں کا

خیالِ شاہؐ میں ہے آرزوئے دید کی کثرت
میں ہوں احسان مند اس باب میں خود اپنے وجداں کا

کرم خیر البشرؐ کا بے کسوں پر عام ہے طاہرؔ
سہارا آپؐ کی ہستی ہے ہر قلبِ پریشاں کا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

بحر: ہزج مسدس محذوف

(ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا)

علاوہ اس کے طاہرؔ کا پتا کیا
ٹھکانہ ہے ! مدینے کے سوا کیا

درِ آقاؐ سے رخصت ہم ہوئے تھے
پھر اس کے بعد مت پوچھو ہوا کیا

پڑھی صدّیقِ اکبرؓ کی جو سیرت
کھلا ، ہے پاسِ ناموسِ وفا کیا

محمدؐ کے غلاموں سے یہ پوچھو
مدینے میں ہے جینے کا مزہ کیا

نبیؐ کی صورت و سیرت ہے قرآں
''عبارت کیا ، اشارت کیا ، ادا کیا''

ازل سے ہیں ابد تک آپؐ کے ہم
فقیرانِ نبیؐ کا پوچھنا کیا

حضوری بس مدینے میں حضوری
علاوہ اس کے طاہرؔ کی صدا کیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(آبرو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں)

اک بھی لمحہ وہ نہیں کہ آپؐ دھڑکن میں نہیں
ماسوا سرکارؐ کے کچھ دل کے دامن میں نہیں

جذبۂ حبِّ نبیؐ سے ہے تپش ایمان میں
"انجمن بے شمع ہے گر برق خرمن میں نہیں"

جو زمیں ہے فیض یابِ لمسِ پائے مصطفیٰؐ
ایسی خوش قسمت زمیں جنّت کے آنگن میں نہیں

سبز گنبد کے قریں ہیں جو حیات افروزیاں
بادشاہوں کو بھی حاصل ان کے مسکن میں نہیں

دل بھی ہے سرشارِ دیدارِ مواجہ سر بسر
محو آنکھیں ہی مری ، جالی کے روزن میں نہیں

جاں فدا کرنی ہے طاہر مصطفیٰ کے نام پر
اس سے ہٹ کر زندگی کا شوق اس تن میں نہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف
(ذکر میرا، بہ بدی بھی اسے منظور نہیں)

دور ہوں شہرِ مدینہ سے پہ مجبور نہیں
آنکھ سے دور ہے وہ دل سے مگر دور نہیں

ہو ہنر لائقِ الطافِ نبیؐ تو کیسے!
وصف ، سرکارِؐ دو عالم کا جو مذکور نہیں

حسن سے انؐ کے دو عالم کا ہے ہونا سارا
وہ جو بے رنگ نہیں اور جو بے نور نہیں

جن کے ہونٹوں پہ سدا اسمِ نبیؐ ہے سجتا
وہ کسی وقت ، کسی حال میں رنجور نہیں

وقفِ مدحت تجھے رہنا ہے ہمیشہ طاہرؔ
کیا غرض اس سے کہ تو نعت میں مشہور نہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف

(نالہ جز حسنِ طلب، اے ستم ایجاد نہیں)

کون ہے جو درِ احمدؐ پہ ہوا شاد نہیں
کس سوالی کی سنی آپؐ نے فریاد نہیں

نشّۂ کیفِ لقائے شہِؐ والا کے سبب
''ہے دعا یاد مگر حرفِ دعا یاد نہیں'

مدح میں پیروِ اصحابؓ ہیں سب اہلِ سخن
یہ نئی صنف نہیں کچھ نئی ایجاد نہیں

مصدرِ مدحتِ سرکارؐ ہے قرآنِ مجید
یہ وہ استاد ہے جس سا کوئی استاد نہیں

بارشِ فضل و کرم یوں ہے مدینے میں سدا
کوئی منگتا ، کوئی زائر یہاں ناشاد نہیں

روز اترتے ہیں مدینے میں ملائک ، طاہرؔ
اس سا اک شہر بھی کونین میں آباد نہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(واں پہنچ کر، جو غش آتا پے ہم ہے ہم کو)

شہرِ طیبہ میں حضوری جو اہم ہے ہم کو
''عزمِ سیرِ نجف و طوفِ حرم ہے ہم کو''

نعت کہنا ، اسے پڑھنا ، اسے سننا ہر دم
ماسوا اس کے کوئی کام ہی کم ہے ہم کو

باوجودیکہ ہیں عاصی پہ پریشان نہیں
آپؐ کی چشمِ کرم کا جو بھرم ہے ہم کو

چند لمحوں کی حضوری ہے ، پلٹ جانا ہے
دل تڑپتا ہے کہ فرصت کوئی دم ہے ہم کو

ایک لمحے کو بھلاتے نہیں سرکارؐ کا در
''ہم وہ عاجز ، کہ تغافل بھی ستم ہے ہم کو''

رستے سب انؐ کی دعاؤں سے بھلے ہیں طاہرؔ
مل گیا سرورِؐ عالم کا کرم ہے ہم کو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ظلمت کدے میں میرے شبِ غم کا جوش ہے)

شہرِ رسولِؐ پاک میں مدہوش ہوش ہے
ساکن زباں ، سکون میں ہر چشم و گوش ہے

جلتا کہاں چراغ ہے پیشِ سراجِ نور
جوں شمع ، نورِ صبح کے آگے خموش ہے

بخشش غنا حضورؐ کے دستِ کشاد نے
کوڑی جو مانگتا تھا وہ گوہر فروش ہے

بے خود پڑا ہوں روضۂ اطہر کے سامنے
نظّارۂ جمال سے دل بے خروش ہے

آتے ہیں غیب سے یہ مضامین نعت کے
''غالبؔ صریرِ خامہ ، نوائے سروش ہے''

اذنِ حضوری کیا ملا انؐ کی جناب سے
حد سے بڑھا ہوا مرا جوش و خروش ہے

بخشش مجھے ملے گی گناہوں کے باوجود
طاہرؔ نبیؐ کی ذات بہت جرم پوش ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مثمن محذوف

(سادگی پر اس کی، مر جانے کی حسرت دل میں ہے)

پاسِ آدابِ مواجہ سے زباں مشکل میں ہے
جانتے ہیں لیکن آقاؐ جو تمنّا دل میں ہے

رفعتیں ہیں منکشف ہم پر ریاض الجنّہ کی
سربسر فردوس کی تسکیں اس آب و گل میں ہے

دھڑکنیں ہیں محوِ ذکرِ مصطفیٰؐ ہر ہر نفس
دل مرا شام و سحر میلاد کی محفل میں ہے

منزلِ عشقِ حقیقی پر رکھا ہے شوق سے
در پہ انؐ کے سر مرا اب دائمی منزل میں ہے

ہر تمنّا ہو گی پوری شاہؐ کے دربار میں
انؐ کے در پر کر، بیاں طاہرؔ جو حسرت دل میں ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن
بحر: رجز مثمن مطوی مخبون
(دیکھنے میں ہیں گرچہ دو، پر ہیں یہ دونوں یار ایک)

سرورِؐ کائنات وہ رحمتِ کردگار ایک
بے کسوں بے نواؤں کا مونس و غمگسار ایک

نعتِ رسولؐ لایا ہے" شائبۂ ریا سے دور
کر کے دل و زبان کو ، غالبِؔ خاکسار، ایک"(ا)

ساتھ فرشتوں کے پڑھے جس پہ خدا درود ، ہے
"عرصۂ قیل و قال میں ، خسروِ نام دار ایک"

انؐ کی عطائیں ہوگئیں میری دعاؤں کی رفیق
"لطف و کرم کے باب میں زینتِ روزگار ایک"

ا۔غالب کی غزل کا یہ شعر تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ نعت میں شامل کیا گیا۔

آپؐ کے اس فقیر کو صنفِ ادب ثنا ہے بس
''شعر کے فن کے واسطے ، مایۂ اعتبار ایک''

ایک خدا ہے اک نبیؐ اہلِ کسا بھی ایک ہیں
خون میں ہشت و چار اک عشق میں چار یار ایک

''زندۂ شوقِ شعر کو ، ایک چراغ انجمن''
کشتۂ عشقِ نعت ہے طاہرِؔ طرح دار ایک

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(یار لائے مری بالیں پہ اسے، پر کس وقت)

کوئی گر پوچھے مدینے کو ہے جانا کس وقت
یک بیک لب سے مرے نکلے گا اُس دم اِس وقت

دل میں انوار کی کثرت سے اجالا ہو گا
انؐ کی دہلیز پہ رکھو گے جبینیں جس وقت

میرے آقاؐ کی ہوئی بندہ نوازی مجھ پر
جب ہوا انؐ کا کرم ، بنتا گیا مونِس وقت

درس ہے اسوۂ سرکارؐ سے ملتا کیسا
جاگے احساسِ رحیمی ، ہو اگر بے حِس وقت

بن گیا جب سے مدینہ مرا سینہ طاہرؔ
دل حضوری کے مزے لیتا ہے چاہے جس وقت!

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن رفاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(اچھا اگر نہ ہو، تو مسیحا کا کیا علاج)

حاجت روائی رحمتِ عالم کا ہے مزاج
انؐ کے حضور پیش ہو جو بھی ہے احتیاج

عالم سے ظلمتِ شبِ دیجور مٹ گئی
جب سے ہوا ہے بہرہ ورِ طلعتِ سراج

میرے حضورؐ نے ہے کیا علم و حلم سے
قائم مدام فقر کا انسانیت پہ راج

تخصیص یہ بھی انؐ کے ہے لطفِ دوام کی
رکھتے ہیں ہر غلام کی آقاؐ ضرور لاج

اس کو درودِ پاک کا فیضان جانیے
دل کی صدا اور انؐ کی ہے رحمت کا امتزاج

رہنے دو انؐ کے در پہ ہی اس بے قرار کو
اٹھنا اگر نہ چاہے تو دل کا ہے کیا علاج؟

طاہرؔ نہ کر تلاش دوا دل کے واسطے
پڑھ کر درود پھونک اسے بہرِ اختلاج

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(کیوں جل گیا نہ، تابِ رخِ یار دیکھ کر)

عشقِ رسولِ پاکؐ کا اظہار دیکھ کر
جی خوش ہوا ہے مدحتِ سرکارؐ دیکھ کر

روشن جہاں ہے آپؐ کے انوار دیکھ کر
پھیلا ہے دین آپؐ کا کردار دیکھ کر

اذنِ حضوری آئے تو ہم اڑ کے جائیں گے
رکتا ہے کون راستے دشوار دیکھ کر

شاعر کو راس آ گئی غالبؔ کی ہر زمیں
''رہرو چلا ہے راہ کو ہموار دیکھ کر''

کیا کہہ دیا ہے زینبِ کبریٰؓ نے شام میں
حیراں ہیں لوگ جرأتِ گفتار دیکھ کر

ہر شعر میں ہے کیفِ حضوری کہ واہ واہ!
بڑھتا ہے ذوق نعت کو ضو بار دیکھ کر

کیوں کر کلامِ نعت نہ طاہرؔ ہو شاندار
کہتا ہوں نعت آپؐ کے انوار دیکھ کر

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن رفاعلات
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم)

رکھی حضورؐ نے مری افتادگی کی شرم
جب آنسوؤں میں ڈھل گئی عصیاں گری کی شرم

جھک کر سلام کرتے ہیں کرّوبیاں مجھے
عزّت فزا ہے مجھ کو مری عاجزی کی شرم

بخشا مجھے حضورؐ نے ہے اعتدالِ زیست
رکھی مرے نبیؐ نے مری مفلسی کی شرم

کر کے عطا حضوریِ شہرِ نبیؐ مجھے
''رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم''

دیتی جو اختیار کی حالت میں بھی ہے ضبط
طاہرؔ درِ حضورؐ کی ہے چاکری کی شرم

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(اس قدر ضبط کہاں ہے، کبھی آ بھی نہ سکوں)

پاسِ آداب سے بات اپنی سنا بھی نہ سکوں
روبرو آپؐ کے حال اپنا چھپا بھی نہ سکوں

حالتِ دل ہے عجب دوریِ طیبہ سے مری
جائے بن رہ نہ سکوں اور میں جا بھی نہ سکوں

شہریت آپؐ کرم سے مجھے بخشیں اس کی
لوٹ کر شہرِ مدینہ سے میں آ بھی نہ سکوں

سبز گنبد میں تری کیسے کروں نغمہ گری
گنگ لہجہ ہے مرا گیت میں گا بھی نہ سکوں

کیفیت در پہ نبیؐ کے ہے یہ طاہرؔ میری
سر اٹھانا بھی نہ چاہوں میں اٹھا بھی نہ سکوں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(یہ ہم جو ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں)

ثنا میں آپؐ کی ، اوجِ ہنر کو دیکھتے ہیں
خیالِ نعت میں لعل و گہر کو دیکھتے ہیں

پیام لے کے جو آئے نبیؐ کی آمد کا
اسی صبا کو ، اسی نامہ بر کو دیکھتے ہیں

نبیؐ کے روضۂ اطہر کے اِس میں ہیں جلوے
ہم اشکِ مضطربِ چشمِ تر کو دیکھتے ہیں

بنے ہیں خواب میں وہؐ میہماں زہے قسمت
''کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں''

یقیں کو شوکتِ ایماں اسی سے ملتی ہے
گرا کے آپؐ کے قدموں میں سر کو دیکھتے ہیں

حضورؐ سنتے ہیں ہر تنگ دست کی فریاد
وہ خستہ حال کی چشمانِ تر کو دیکھتے ہیں

ہے وصف ، بندہ نوازی حضورؐ کا طاہرؔ
وہؐ بے کسوں کی ہر اٹھتی نظر کو دیکھتے ہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(یعنی، یہ میری آہ کی تاثیر سے نہ ہو)

جب کوئی کام ناخنِ تدبیر سے نہ ہو
پھر کیسے ربط والیِ تقدیر سے نہ ہو

جلوہ حضورؐ کا جو ملے سوتے جاگتے
تسکین کیوں ثناؤں کی تحریر سے نہ ہو

احسان جس پہ رحمتِ کون و مکاں کا ہو
کیوں آشنا وہ حرمتِ تشکیر سے نہ ہو

لائق ہے تہنیت کی وہ مدحت بطورِ خاص
جس میں خطاب صیغۂ تنکیر سے نہ ہو

جاتا ہوں انؐ کے شہر میں پر دل میں خوف ہے
دامن اٹا ہوا کہیں تقصیر سے نہ ہو

غالبؔ کی ہر زمین میں طاہرؔ کہی ہے نعت
یہ کام داغؔ و مصحفیؔ و میرؔ سے نہ ہو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(رہیے اب ایسی جگہ چل کر، جہاں کوئی نہ ہو)

مہرباں اس پر ہیں جس پر مہرباں کوئی نہ ہو
اس کی ہیں آقاؐ اماں جس کی اماں کوئی نہ ہو

میزباں اور میہماں یکجا ہوئے ہیں عرش پر
آپؐ پہنچے ہیں وہاں پہنچا جہاں کوئی نہ ہو

شادمانی دے رہا ہے آپؐ کا لطفِ عمیم
غیر کی کاوش رہی ہے شادماں کوئی نہ ہو

جس کے آقاؐ ہیں نگہباں اس کو ڈر کیوں حشر کا
ڈر لگے اس کو کہ جس کا پاسباں کوئی نہ ہو

دہر میں گر ہوں نہ میرے مصطفیٰؐ رونق فروز
کوئی صحرا ، کوئی میداں ، گلستاں کوئی نہ ہو

کالی کملی کا ہے سایہ وسعتِ آفاق پر
وہؐ نہ ہوں طاہرؔ تو سر پر سائباں کوئی نہ ہو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(کندھا بھی کہاروں کو بدلنے نہیں دیتے)

الطاف مرے شاہؐ کے گرنے نہیں دیتے
خاک اپنے محبّوں کی وہؐ اڑنے نہیں دیتے

جھولی ہو دریدہ بھی تو بھر دیتے ہیں آقاؐ
در غیر کا منگتوں کو وہؐ تکنے نہیں دیتے

جتنے بھی گنہگار ہوں ، جیسے بھی ہوں عاصی
پامالِ مکافات وہؐ ہونے نہیں دیتے

الطاف سوا آپؐ کے اتنے ہیں حدوں سے
دامن میں سمندر کے سمونے نہیں دیتے

انوارِ رسالتؐ پہ میں سو جان سے قرباں
ظلمت کو مرے دل میں اترنے نہیں دیتے

آداب بجا لاؤں بصد عجز میں طاہرؔ
کیوں بخت درِ شاہؐ پہ جانے نہیں دیتے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(ہم بیاباں میں ہیں، اور گھر میں بہار آئی ہے)

آپؐ کی نعت مرا بن کے قرار آئی ہے
آپؐ کے ذکر سے اس دل پہ بہار آئی ہے

جوق در جوق ملائک ہیں درِ آقاؐ پر
اک جماعت ہوئی رخصت تو ہزار آئی ہے

میرے اسلاف ہوئے آپؐ پہ قربان حضورؐ!
یہ مری جان بھی ہونے کو نثار آئی ہے

میرے عصیاں ہیں سبھی اشکِ ندامت سے دھلے
یادِ احمدؐ مرے بختوں کو سنوار آئی ہے

عالمِ ہست میں ہر مست یہی کہتا ہے
نعتِ سرکارؐ لیے دل کا قرار آئی ہے

مل گیا آج تجھے اذنِ حضوری طاہرؔ
اک عجب کیف لیے دل سے پکار آئی ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دل سے تری نگاہ، جگر تک اتر گئی)

یادِ رسولِ پاکؐ جو دل میں اتر گئی
ہے منزلِ مراد تک آہِ سحر گئی

دیکھو تقدّسِ قدمِ حضرتِ بلالؓ
آواز جس کی خلد کے اندر اتر گئی

قرطاس پر حضورؐ کی مدحت ہے دلنشیں
موجِ خرامِ خامہ ہے کیا گل کتر گئی

کیا پوچھتے ہو عمر ہے کیسے گزار دی
نعتِ رسولِ پاکؐ سناتے گزر گئی

وہؐ چل دیے تو بجھ گئی رستے میں کائنات
لمسِ قدم سے انؐ کے ہے جنّت سنور گئی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے)

تذکارِ نبیؐ جس کی بھی گفتار میں آوے
ہر گز نہ وہ بے مہریِ آزار میں آوے

لیں نام جو سرکارؐ کا اثنائے بیاں میں
شیرینی عجب لہجۂ اظہار میں آوے

لائے جو صبا نکہتِ گلزارِ مدینہ
پھولوں کی مہک وادیِ پُر خار میں آوے

گنجینۂ معنی ہے اِسے آپؐ نے بخشا
نِت رنگ نیا نعتِ گہر بار میں آوے

دیں داد مرے حسنِ تخیّل کی فرشتے
جب نعت مری حشر کے بازار میں آوے

ہر نعت مری سرو و صنوبر کے ہے مانند
رفعت ہی سدا نعتیہ اشعار میں آوے

شہرِ شہِؐ کونین میں پائے جو سکونت
وہ شام و سحر ہالۂ انوار میں آوے

ہر طور ہے وہ رشکِ یواقیت و جواہر
جو حرفِ ثنا معرضِ اظہار میں آوے

پوچھیں تجھے سرکارؐ کہ کیا چاہیے طاہرؔ
جب روح تری شاہؐ کے دربار میں آوے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(اور تو رکھنے کو ہم دہر میں کیا رکھتے تھے)

آپؐ کے رُوئے منوّر کی ضیا رکھتے تھے
بخت اصحابِ نبیؐ سب سے جدا رکھتے تھے

کیفِ ایمان کی لذّت سے تھے بہرہ اندوز
صحبتِ سرورِؐ عالم کی فضا رکھتے تھے

مہرباں جتنا وہ سرکارؐ کی اُمّت پر ہے
لوگ کب ایسا تصوّر میں خدا رکھتے تھے

حشر میں ان کو جزا قادرِ مطلق دے گا
طاعتِ شہؐ میں جو تسلیم و رضا رکھتے تھے

ساتھ چلتا تھا سحاب آپؐ جدھر بھی جاتے
بہرِ آداب شجر سر کو جھکا رکھتے تھے

مرحبا قسمتِ اصحابِ شہِؐ کون و مکاں
موقعِ دیدِ نبیؐ صبح و مسا رکھتے تھے

طاہرؔ اعزازِ حضوری کے عجب تھے لمحے
رات دن روضۂ اطہر پہ رہا کرتے تھے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دھوتا ہوں جب میں، پینے کو، اس سیم تن کے پاؤں)

چومے ہیں آسمان نے جانِ زمن کے پاؤں
عرشِ علا پہ ثبت ہیں شاہِؐ عدن کے پاؤں

میدانِ کارزار میں باطل کے سامنے
عشّاق ، آنحضورؐ کے رکھتے ہیں تن کے پاؤں

شہرِ نبیؐ کی خاک میں مجھ کو کرے جو دفن
آتا ہے دل میں چوم لوں اس گورکن کے پاؤں

حسّانؓ کی ہُوں نعت سے ہر لمحہ فیض یاب
''پیتا ہوں دھو کے خسروِ شیریں سخن کے پاؤں''

فرہاد گر حضورؐ کے قدموں کو چومتا
شیریں نہ پیتی دھو کے بھلا کوہکن کے پاؤں!

تقدیسِ ارضِ شہرِ پیمبرؐ کا پاس ہے
قابل کہاں ہیں طاہرِؔ آلودہ تن کے پاؤں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(سن لیتے ہیں، گو ذکر ہمارا نہیں کرتے)

اٹھنا درِ آقاؐ سے گوارا نہیں کرتے
جو ہم کو اٹھاتے ہیں وہ اچھا نہیں کرتے

ہر اہلِ نظر کو شہِؐ ابرار ہیں ملتے
بینا ہے اگر دل تو وہ پردہ نہیں کرتے

حبِ شہِ والاؐ کی ہے توقیر سے بس کام
دل والے کسی درد کا شکوہ نہیں کرتے

ہم خلدِ تمنّا ہیں مدینے ہی کو رکھتے
دنیا کی کسی پل بھی تمنّا نہیں کرتے

چلتے ہیں رہِ حق پہ وہ دریا ہو کہ صحرا
اربابِ وفا فکرِ زمانہ نہیں کرتے

باطل ہو مقابل تو وہ ڈٹ جاتے ہیں حق پر
سر سجدے میں کٹ جائے تو پروا نہیں کرتے

طاہرؔ جنھیں اطہار کی نسبت ہو میسّر
اغیار کی صحبت کا وہ سوچا نہیں کرتے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

۱۔(سن لیتے ہیں، گو ذکر ہمارا نہیں کرتے) ۲۔(ہم رشک کو اپنے بھی گوارا نہیں کرتے)
غالب کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(لاغر اتنا ہوں کہ گر تو بزم میں جا دے مجھے)

انؐ کے در پر حاضری کا حیلہ بتلا دے مجھے
''واں تلک کوئی کسی حیلے سے پہنچا دے مجھے''

زائرِ شہرِ مدینہ مجھ پہ یہ احسان کر
مجھ کو سینے سے لگا لے اور مہکا دے مجھے

کام آئے گی مرے انؐ کی شفاعت حشر میں
انؐ کی خوئے بخشش و رحمت یہ مژدہ دے مجھے

ہے بہشتِ رحمت و اکرام انؐ کی سر زمیں
مسکن و مدفن یہیں پر میرے مولا دے مجھے

عمر بھر تیری تمنا ، شہرِ طیبہ! میں نے کی
تا کہ تو نقشِ قدم کا انؐ کے بوسہ دے مجھے

آپؐ کے دیدار کی مجھ کو سعادت ہو نصیب
آپؐ کے انوار کا اے بخت جلوہ دے مجھے

دستگیری کر تو میری ، بارگاہِ شاہؐ تک
منزلِ مقصود! رحمت ساز رستہ دے مجھے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(نویدِ امن ہے، بے داد دوست، جاں کے لیے)

یہ دو جہاں ہیں بنے شاہِؐ دو جہاں کے لیے
زمیں کا فخر ہیں وہؐ ناز آسماں کے لیے

طلب نہیں ہے ثناؤں کی میرے آقاؐ کو
حقیقتاً ہے یہ اعزاز مدح خواں کے لیے

ہے خاکِ طیبہ ہی درماں مرے معاصی کا
یہی علاج ہے امراضِ قلب و جاں کے لیے

ہے زائرینِ مدینہ کے لب پہ انؐ کا درود
یہ لطف عام ہوا سارے کارواں کے لیے

جبیں پہ انؐ کی محبت کو بھی سجا ، ورنہ
نماز پڑھنا عبث ہے فقط نشاں کے لیے

ثنائیں آگے کی نسلوں کی بھی ضیائیں ہیں
اور اس کے ساتھ یہ بخشش ہیں رفتگاں کے لیے

اسی سے روشنی پاتے ہیں مہر و ماہ و نجوم
ہے دھول انؐ کے کفِ پا کی کہکشاں کے لیے

خدا کرے کہ نہ روکے وہ جالی چھونے سے
مرے لبوں پہ دعائیں ہیں پاسباں کے لیے

وہ لامکاں سے مکاں میں ہوئے ہیں جلوہ فروز
مکاں سے پھر وہ گئے رَحلِ لامکاں کے لیے

حضورؐ زائرِ عرشِ علا ہیں ، پل بھر میں
مسافتیں کہ عدم ہیں یہاں وہاں کے لیے

تمام عقدے کھلیں انؐ پہ کیوں نہ اے طاہرؔ
کہ لفظِ ''کن'' ہے بنا رب کے رازداں کے لیے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(جس دن سے کہ ہم غم زدہ زنجیر بہ پا ہیں)

حاضر شہِؐ کونین کے در پر جو گدا ہیں
الطاف و عنایات و کرم ان پہ جدا ہیں

کہسار بھی تھے آپؐ کی خدمات پہ مامور
غاریں بھی ہوئیں آپؐ کی آرام سرا ہیں

آئے شہِؐ ابرار کی جب سے ہیں پنہ میں
قیدِ غمِ دنیا سے ہوئے تب سے رہا ہیں

وصلِ شہِؐ خوباں کو مسلسل ہیں سفر میں
صحرا میں بھی رکتے یہ کہاں آبلہ پا ہیں

تذکارِ نبیؐ جب سے ہوا دل کا حوالہ
ہر پل ہوئے پائندہ کمالات عطا ہیں

ہے رو بہ عطا شاہؐ کا ہر نام ہی طاہرؔ
تاثیر میں سب اسم ہی آقاؐ کے جدا ہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(کی وفا ہم سے،تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں)

انؐ کی ناموس پہ مٹنے کو وفا کہتے ہیں
ہے بظاہر جو فنا اس کو بقا کہتے ہیں

ہم ترےؐ نام پہ جیتے ہیں مدینے والے!
ہم تریؐ یاد کو تیری ہی عطا کہتے ہیں

تیرے بچوں کو بھی دیتے ہیں دعائیں آقاؐ
سب کو ہم مالکِ تسلیم و رضا کہتے ہیں

رشکِ خورشید ہوئے آپؐ کے تذکار سے دل
اس لیے آپؐ کو ہم نورِ خدا کہتے ہیں

آپؐ کو ساری خدائی میں ہے ممتاز کِیا
اس لیے آپؐ کو محبوبِ خدا کہتے ہیں

فہم و ادراک بھی دیتی ہے نبیؐ کی ہستی
عقل کے نور کو ہم انؐ کی ضیا کہتے ہیں

جس کا ہر لفظ حضوری کا مزہ دیتا ہو
ایسی تحریر کو ہی انؐ کی ثنا کہتے ہیں

انؐ کے انوار کا محتاج ہے خود ماہِ منیر
کم نظر لوگ انھیںؐ ماہ لقا کہتے ہیں

جو مرے پاس ہے سب انؐ کا ہے صدقہ طاہرؔ
اس حوالے سے اِسے رب کا دیا کہتے ہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ہم پر، جفا سے، ترکِ وفا کا گماں نہیں)

سرکارِؐ دو جہان کا جلوہ کہاں نہیں
انؐ سے تہی زمین نہیں آسماں نہیں

یہ جاں اگر حضورؐ پہ ہم نے نہ کی فدا
پھر جانیے کہ ہم پہ خدا مہرباں نہیں

انؐ کے بغیر دین نہ دنیا نہ آخرت
سجدہ بھی ناتمام ہے کامل اذاں نہیں

جس کی رہِ مراد کی منزل حضورؐ ہیں
اس کے لیے تو کوئی بھی مشکل گراں نہیں

نامِ حضورؐ لے کے جو اٹھیں گے حشر میں
محشر کا دن بھی ان کے لیے امتحاں نہیں

احمد رضاؒ کی خوبیِ گفتار دیکھیے
اہلِ زباں کے پاس بھی ایسی زباں نہیں

شہرِ رسولِ پاکؐ میں جیسی امان ہے
سارے جہاں میں ایسی کہیں بھی اماں نہیں

دل کو یقین ہوتا ہے طیبہ کو دیکھ کر
بڑھ کر نبیؐ کے شہر سے باغِ جناں نہیں

اسرا کی رات دیتی ہے مہمیز عشق کو
اب عاشقوں کی آنکھ سے کچھ بھی نہاں نہیں

قرباں جو انؐ پہ ہو گئے وہ پا گئے دوام
ہاں! منکرین کا کوئی نام و نشاں نہیں

اس بارگاہِ ناز میں آنکھیں ہیں سجدہ ریز
انؐ کے حضور عشق کا سجدہ کہاں نہیں

ہر وقت انؐ کی نعت سے طاہرؔ ہمیں ہے کام
جاتا کہیں بھی اور ہمارا دھیاں نہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ملتی ہے خوئے یار سے نار، التہاب میں)

پڑھ کر درود خدمتِ عالی جناب میں
سوتا ہوں اس لیے کہ وہؐ آئیں گے خواب میں

شرحِ بیانِ حسنِ رسولِؐ کریم کا
کس درجہ اہتمام ہے ام الکتاب میں

جن کے دلوں میں عشقِ پیمبرؐ ہے بس گیا
کیسے فرشتے ڈالیں گے ان کو عذاب میں

سرکارؐ کے کرم پہ جیے ہیں تمام عمر
ورنہ ہمارا کیا تھا جہانِ خراب میں

امیّد ہے یہ نعت سنیں گے جو آنحضورؐ
بھیجیں گے اذنِ حاضری مجھ کو جواب میں

وہ ساتھ اپنے لے کے نہ جائیں گے خلد میں
''یہ سوئے ظن ہے شافعِؐ محشر کے باب میں''

جو آپؐ کا ہوا ہے یہ دل اس کا ہو گیا
محوِ ثنا ہوں پیرویِ بوترابؓ میں

لطفِ نبیؐ سے رہتا ہوں طاہرؔ میں فیض یاب
رہتا نہیں ہوں ایک بھی پل اضطراب میں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

ا۔(ملتی ہے خوئے یار سے نار، التہاب میں) ۲۔(کل کے لیے کر آج نہ خسّت شراب میں)
غالب کی ان دونوں غزلوں کی زمین مشترک ہے اس لیے ان پر ایک نعت کہی گئی۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(اے جہاں دارِ کرم شیوۂ بے شبہ و عدیل)

شاہؐ کے حسب و نسب کی نہیں کوئی تمثیل
نورِ اوّل ہیں وہیؐ باعثِ صد فخرِ خلیلؑ

تیرےؐ اسوہ سے ہوا باطنِ ہستی ہے جمیل
تیریؐ رحمت مرے انجاحِ مقاصد کی کفیل

موت آغوش میں لینے کو ہے تیار مگر
نسبتِ صلّ علیٰ ہے مرے جینے کی دلیل

میرے وجدان پہ ہوتا ہے ثناؤں کا نزول
رکھتی ہے کلکِ ثنا جنبشِ بالِ جبریلؑ

حقِ مدحت میں کروں کیسے ادا بندہ نواز!
تیریؐ توصیف کے آگے ہے مری عمر قلیل

جلوۂ گنبدِ خضریٰ ہو تو حال اچھا ہو
آپؐ کے در کی حضوری ہے شفا بہرِ علیل

داورِ حشر لقب دیتا ہے شافع انؐ کو
حشر میں ہوں گے گنہگاروں کے سرکارؐ وکیل

کیا عجب شان ہے عشّاقِ نبیؐ نے پائی
جن کے احکام کی تعمیل کریں قلزم و نیل

اذنِ سرکارؐ سے پہنچوں گا مدینے طاہرؔ
گرچہ حائل ہیں مرے راستے میں سینکڑوں میل

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
بحر: رمل مثمن مشکول مسکّن
(گر میں نے کی تھی توبہ، ساقی کو کیا ہوا تھا؟)

جب ظلمتوں میں ہر سو عالم گھرا ہوا تھا
انوار کا وہؐ پیکر دنیا میں آ رہا تھا

صلِّ علیٰ کہا تھا جب پہلی بار میں نے
مفہوم لا اِلہ کا دل پر مرے کھلا تھا

اصلِ عمل ہے الفت سرکارِؐ دو جہاں کی
آتے ہی اس جہاں میں دل نے مجھے کہا تھا

یوں توتلی زباں میں پہلا تھا لفظ بولا
ماں نے کہا محمدؐ میں نے جو ماں کہا تھا

روئے جمیل انؐ کا اصحابؓ کو تھا کوثر
جس تشنہ لب نے دیکھا وہ سیر ہو گیا تھا

دربارِ مصطفیٰ ﷺ ہی قبلہ نما تھا انؓ کو
قربِ نبیؐ ہی انؓ کو تقریب حق نما تھا

قرآن جب اتارا خلّاقِ دو جہاں نے
طرفہ قرینہ کلکِ وصّاف کو ملا تھا

جلوہ فگن ہوئے جب سرکارؐ اس جہاں میں
چھایا تھا ابرِ رحمت بابِ کرم کھلا تھا

صفّہ کی درس گہ تھی وہ آگہی کا مرکز
تہذیب کا اثاثہ جس نے ہمیں دیا تھا

مرقوم کر رہا تھا جب میں ثنا کے جذبے
ہر لفظ نے ثنا سے پہلے وضو کیا تھا

بخشی ہے کس نے عظمت انسانیت کو طاہرؔ
سرکارؐ کا کرم ہے ، سرکارؐ نے دیا تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(گھر ہمارا، جو نہ روتے بھی تو، ویراں ہوتا)

حاضر اک بار درِ شہؐ پہ جو رضواں ہوتا
کس قدر خوبیِ قسمت پہ وہ نازاں ہوتا

میں بھی ہوتا صفِ اصحابؓ میں مل کر انجم
میں اگر عہدِ رسالتؐ کا مسلماں ہوتا

آخرِ شب کی سکینت نے یہ کھولی ہے گرہ
یادِ احمدؐ میں ہے ہر درد کا درماں ہوتا

فیضِ الطافِ پیمبرؐ سے ہمیشہ پیدا
لمحہ لمحہ ہے نئی نعت کا امکاں ہوتا

انؐ کی دہلیز کے بوسے بھی مقدّر ہوتے
مہرباں روضۂ اطہر کا جو درباں ہوتا

شاہِؐ خوباں کی محبت جو نہ ہوتی ناصر
دل کا صحرا نہ کبھی مثلِ گلستاں ہوتا

ہوتا جاروب کشِ درگہِ سرکارؐ اگر
طاہرؔ اس عزّت و اعزاز پہ فرحاں ہوتا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(ہوئی تاخیر، تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا)

مدحِ محبوبؐ پہ دل طالبِ تاثیر بھی تھا
شاد اس کام پہ خود کاتبِ تقدیر بھی تھا

حبِّ احمدؐ کے تھے مہکائے ورق پر گلزار
وجہِ تسکین یہی باعثِ توقیر بھی تھا

مدتوں بعد حضوری کا ملا ہے مژدہ
''ہوئی تاخیر، تو کچھ باعثِ تاخیر بھی تھا''

قریۂ خیر میں سرشار کریمی سے ہوا
اک عجب کیف کا حامل دلِ دلگیر بھی تھا

میری طیبہ میں حضوری کا محرّک طاہرؔ
کاوش و شوق بھی تھا حیلۂ تدبیر بھی تھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن اشتر
(ذکر اس پری وش کا، اور پھر بیاں اپنا)

نعتِ مصطفیٰؐ سے ہے قدرداں جہاں اپنا
نام ورنہ کیا اپنا اور کیا نشاں اپنا

خوف کیوں عدو کا ہو، آسماں کا ڈر ہو کیوں
عشقِ سرورِؐ عالم ہے جو پاسباں اپنا

رنج و غم کی دھوپ سے خوف کھائے دل تو کیوں
نقشِ پائے آنحضورؐ ہے جو سائباں اپنا

روز ہوتی درگہِ مصطفیٰؐ پہ حاضری
گر جوارِ طیبہ میں ہوتا اک مکاں اپنا

انؐ کا لطف لے آیا بر کنارِ بحرِ غم
تندیِ ہوا نے ہے تھاما بادباں اپنا

دھڑکنوں کی رو میں بھی سیّدیؐ کا نغمہ ہے
زیرِ بارِ احساں ہے نقدِ جسم و جاں اپنا

آستانِ شاہِؐ دیں آستانِ عالم ہے
آستانِ عالم ہے طاہرؔ آستاں اپنا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

متفاعلن فعولن متفاعلن فعولن

بحر: رمل مثمن مشکول

(یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا)

جو نصیب مجھ کو عہدِ شہِؐ ذی وقار ہوتا
انھیںؐ دیکھنے کا موقع مجھے بار بار ہوتا

بھلا حال پوچھنا تھا مرا کس نے اس جہاں میں
جو نہ لطفِ شاہِؐ طیبہ مرا غم گسار ہوتا

انھیںؐ خواب میں جو دیکھا تو یہ دل نے کی تمنّا
ابھی اور سویا رہتا اگر اختیار ہوتا

وہؐ نہ ہوتے روزِ محشر اگر عاصیوں کے شافع
ہمیں اپنی مغفرت کا کہاں اعتبار ہوتا

ہمیں آتشِ سقر سے تھا بچانا کس نے آ کر
فقط اپنی نیکیوں پر اگر انحصار ہوتا

وہؐ خدا کی ہیں محبت یہ جہاں ہے جس کا تحفہ
وہؐ نہ ہوتے جلوہ فرما تو کہاں دیار ہوتا

یہ ہے میری خوش نصیبی کہ نبیؐ کا امّتی ہوں
یہ کرم ہے انؐ کا ورنہ میں جہاں میں خوار ہوتا

جو شمول میرا ہوتا بہ سپاہِ ابنِ حیدرؓ
شہدائے کربلا میں مرا بھی شمار ہوتا

اگر انؐ کی اک تجلّی مری شاعری میں آتی
تو ہر ایک شعر میرا کوئی شاہکار ہوتا

ارے کاش مجھ کو ملتی جو سکونتِ مدینہ
وہیں جاں نکلتی میری وہیں پر مزار ہوتا

میں یہ دعویٰ کرتا طاہرؔ کہ ہوں ہم سرِ ثریّا
مرے بخت میں جو لمسِ کفِ پائے یار ہوتا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(نہ تھا کچھ، تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا، تو خدا ہوتا)

نبیؐ کے عہد میں طاہرؔ اگر میں جی رہا ہوتا
مدارِ ماہِ طیبہ میں ستارہ بن گیا ہوتا

غبارِ رہگزر ہونا اگر ہوتا مقدّر میں
تو بن کر خاکِ پا انؐ کے قدم میں چومتا ہوتا

اگر جینا مجھے ہوتا میسّر عہد میں انؐ کے
تو بہرِ دیدنِ آقاؐ مسلسل جاگتا ہوتا

اگر مثلِ صحابہؓ میں بھی ہوتا انؐ کی مجلس میں
زمیں سے عرشِ اعلیٰ کے مناظر دیکھتا ہوتا

مرے ہوتے ہوئے انؐ پر کبھی وحیِ خدا آتی
تو میں ان نور لفظوں کی صدائیں سن رہا ہوتا

وہ مسجد میں امامت کے لیے تشریف جب لاتے
تو انؐ کی اقتدا میں عجز سے میں بھی کھڑا ہوتا

درِ سرکارؐ پر آتے ملائک دیکھتا میں بھی
لبوں سے ان کے آقاؐ کی ثنائیں سن رہا ہوتا

حضوری کے حسیں لمحے یہ آنکھیں پا چکی ہوتیں
اگر میں آپؐ کے قدموں میں آنکھیں رکھ چکا ہوتا

اگر قسمت میں میری شہریت ہوتی مدینے کی
بیاضِ زندگی میں اک نرالا باب وا ہوتا

جو ہوتے دور نظروں سے نبیؐ تو مثلِ حنّانہ
بچھڑنے پر پیمبرؐ سے میں طاہرؔ رو دیا ہوتا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلان
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(گھر جب بنالیا ترے در پر کہے بغیر)

رہتا نہیں ہوں نعتِ پیمبرؐ کہے بغیر
نورِ خدا کا آپؐ کو مظہر کہے بغیر

آقاؐ! اس انتظار ہی میں کٹ نہ جائے عمر
پیاسا ہوں کب سے دید کا، مضطر، کہے بغیر

تشبیہ اس کو لالہ و گل سے جو دیں تو کیوں
سب سے حسیں ہے گنبدِ اخضر، کہے بغیر

رکھا بھرم ہے شافعِ محشر نے کس قدر
رکنا تھا کس نے عاصی و کم تر کہے بغیر

میری تو بندگی کا بھرم آپؐ ہی سے ہے
رہتا نہیں ہوں نعتِ پیمبرؐ کہے بغیر

ہاتھوں میں لے کے جامِ شفاعت حضورؐ سے
رہنا ہے کس نے ساقیِ کوثر کہے بغیر

طاہرؔ ہم اپنی نعت کی تزئیں کریں تو کیا
شہرِ نبیؐ کو خلد سے بڑھ کر کہے بغیر

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(تم جانو، تم کو غیر سے جو رسم و راہ ہو)

مطلوب دو جہاں میں جو توقیر و جاہ ہو
دل میں رضائے سرورِؐ عالم کی چاہ ہو

حفظ و اماں میں رہتی ہے ہر دم وہ سلطنت
جس سلطنت کا میرا نبیؐ بادشاہ ہو

ہوں سامنے مناظرِ شہرِ رسولِ پاکؐ
اے کاش جس طرف بھی اٹھی یہ نگاہ ہو

عالم ہو نیند کا ، کہ ہو بیدار میری آنکھ
پیشِ نظر حضورؐ ہی کی جلوہ گاہ ہو

مرہونِ منّتِ شہِؐ کونین ہیں سبھی
مسجد ہو ، درسگاہ کہ وہ خانقاہ ہو

دل میں محبتِ شہِؐ کونین چاہیے
غیروں سے چاہیے نہ کوئی رسم و راہ ہو

دونوں جہاں میں سیّدِؐ کونین کے طفیل
یارب نبیؐ کا عشق مرا سربراہ ہو

پہنچائے جو ہمیں درِ رحمت نواز پر
طاہرؔ ہمیں نصیب وہ پاکیزہ راہ ہو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(تسکیں کو ہم نہ روئیں، جو ذوقِ نظر ملے)

دونوں جہاں کو خوش خبر و خوش نظر ملے
صورت میں آنحضورؐ کی خیر البشر ملے

دنیا کو چھوڑ دیں گے اگر انؐ کا در ملے
پیارے نبیؐ کے شہر میں پیارا سا گھر ملے

ہے دستگیر راہِ مدینہ میں ہر درخت
مثلِ بزرگ راستے کا ہر شجر ملے

اس کی رہِ حیات سے کربِ بلا ہو دور
جس کو غمِ حسینؓ سا اک ہم سفر ملے

طیبہ کی سمت جاتی ہوا ! سن یہ التجا
کہنا انھیںؐ سلام تجھے وقت گر ملے

بھیجیں وہؐ تیرے ہاتھ جو پیغامِ حاضری
کرنا نہ دیر تجھ کو جب اے نامہ بر ملے

آصف بشیرؒ و گوہرؒ و محبوبؒ سے بزرگ(۱)
کیا خوب رہبری کو مجھے راہبر ملے

طاہرؔ کے ذوقِ نعت کی ہم داد یوں بھی دیں
اس جیسے کم ہی دہر میں اہلِ ہنر ملے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(کوئی دن گر زندگانی اور ہے)

"لن ترانی" کی کہانی اور ہے
عرشِ حق پر میہمانی اور ہے

قدسیاں کہنے لگے اسریٰ کی شب
آج رنگِ آسمانی اور ہے

اور ہے بے عشقِ احمدؐ زندگی
عشق ہے تو زندگانی اور ہے

آپؐ کے قدموں میں گرنا ہے اسے
اب ہمارے دل نے ٹھانی اور ہے

اشک پہلے بھی تھے بہتے آنکھ سے
جالیوں پر ترجمانی اور ہے

کوثر و تسنیم ! میرے شاہؐ کی
انگلیوں سے بہتا پانی اور ہے

مدحِ احمدؐ کے اثر سے جو ملی
عہدِ پیری میں جوانی اور ہے

نعت پڑھنا خوب ہے ہر جا ، مگر
انؐ کے در پر نعت خوانی اور ہے

ہے غزل گوئی کا طاہرؔ اپنا لطف
نعت میں رطب اللّسانی اور ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(کوئی امید بر نہیں آتی)

نعت کہنی اگر نہیں آتی
فن میں خوبی نظر نہیں آتی

انؐ کی رحمت اگر نہیں ہوتی
''کوئی امید بر نہیں آتی''

کوئی جھولی بھی آپؐ کے در سے
خالی آتی نظر نہیں آتی

دور ہو کر حضورؐ کے در سے
زندگی میں سحر نہیں آتی

انؐ سے دشمن بھی خیر پاتے ہیں
انؐ کی رحمت کدھر نہیں آتی

انؐ کے عاشق کی زندگی میں کبھی
رنجشِ مال و زر نہیں آتی

عمر گزرے جو نعت گوئی میں
پھر قضا لے کے ڈر نہیں آتی

انؐ کی چاہت میں مٹنے والوں کو
موت آتی ہے پر نہیں آتی

جب بچھڑتے ہیں آپؐ کے در سے
کون سی آنکھ تر نہیں آتی

انؐ کے روضے سے بے مراد کبھی
التجا لوٹ کر نہیں آتی

کیا ہے اخلاق جب تلک انؐ کی
دل میں تہذیب در نہیں آتی

اک بھی لمحہ نہیں ہے جس میں مجھے
یادِ خیرالبشرؐ نہیں آتی

نعت کیسے ہو پیشِ شاہِؐ زمن
مجھ کو عرضِ ہنر نہیں آتی

ایک پل بھی نہیں ہے طاہرؔ جب
انؐ کی رحمت اِدھر نہیں آتی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(دلِ ناداں، تجھے ہوا کیا ہے)

انؐ کی چوکھٹ پہ مل رہا کیا ہے
مانگ کر دیکھ ، مدّعا کیا ہے

کیا تو قابل ہے انؐ کے قدموں کے
''دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے''

ذکرِ سرکارؐ ہے لبوں پہ بس
''اور درویش کی صدا کیا ہے''

سایہ بن کر نبیؐ کے ساتھ رہے
پوچھو صدیقؓ سے وفا کیا ہے

آنکھ بتلا رہی ہے زائر کی
انؐ کے انوار کا نشہ کیا ہے

عشق کی ، کی رقم نئی تاریخ
دیکھ اعجازِ کربلا کیا ہے

ایک نظّارا خواب میں انؑ کا
اور سونے کا مدّعا کیا ہے

انؑ کے دیدار کے سوا طاہرؔ
میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(حسنِ مہ، گرچہ بہ ہنگامِ کمال اچھا ہے)

شہرِ طیبہ میں جو گزرے مہ و سال اچھا ہے
انؐ کے دربار پہ رہنے کا مآل اچھا ہے

انؐ کی انگلی کے اشارے سے جو دولخت ہُوا
کفر کے سامنے ، کیا ماہِ کمال اچھا ہے

آنکھ نم ، مہر بلب ، خاک جبیں پر ہے سجی
چہرۂ زائرِ طیبہ پہ جمال اچھا ہے

شکر ہے آخرِ کار آپؐ کے دَر پر پہنچے
کام اچھا ہے وہی جس کا مآل اچھا ہے

نعت کا شعر کہ مضمونِ ثنا ہو کوئی
داد سب دوست ہیں دیتے کہ خیال اچھا ہے

میرے بیٹے کے لبوں پر ہیں نبیؐ کی نعتیں
''شاہ کے باغ میں یہ تازہ نہال اچھا ہے''

قبر میں پوچھیں گے جب کون نبیؐ ہے تیرا
اس پہ خوش ہو کے کہوں گا کہ سوال اچھا ہے

ہم نے طاہرؔ ہے پیا بیئرِ علیؓ کا پانی
اس سبب آپؐ کے بیمار کا حال اچھا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(شکوے کے نام سے، بے مہر، خفا ہوتا ہے)

گرچہ جبریلؑ ترےؐ در پہ کھڑا ہوتا ہے
''تیرےؐ اکرام کا حق کس سے ادا ہوتا ہے''

ایسے لگتا ہے کہ ہے عجز کی معراج پہ دل
در گہِ شاہؐ میں جب نعت سرا ہوتا ہے

ہے الگ بات کہ ہم اپنے ہوئے ہیں بدخواہ
وہؐ بھلا چاہتے ہیں ، اور بھلا ہوتا ہے

کاوشِ شوق جو بڑھتی ہے ثنا خوانی میں
دم بہ دم انؐ کا کرم اور بڑھا ہوتا ہے

یادِ سرکارؐ کا لطف اور ہے آج آخرِ شب
''آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے''

بندگی حق کی ہو جب طاعتِ پیغمبرؐ میں
روزِ میثاق کا تب وعدہ وفا ہوتا ہے

سیّدؐ و سرورِؐ دیں! آپؐ کی مدحت کے طفیل
ہر سخن میرا مجھے ذوق فزا ہوتا ہے

طاہرؔ اس ذاتِ گرامی کے وسیلے سے ہم
مدّعا پیش کریں جو بھی رسا ہوتا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم، کہ "تو کیا ہے؟")

بغیرِ حبِ نبیؐ دل کی آبرو کیا ہے
بہے نہ انؐ کی وفا میں اگر، لہو کیا ہے

شعارِ مصطفویؐ ہے کرم روائی سدا
اسی امید پہ کہیے کہ آرزو کیا ہے

جمالِ گنبدِ خضریٰ پہ دل ہوا شیدا
اب اس کے سامنے ارمانِ رنگ و بو کیا ہے

اگر شفاعتِ سرکارؐ ہو نہ قسمت میں
بتاؤ! حشر میں عاصی کی آبرو کیا ہے

مئے زیارتِ آقاؐ سے جب رہیں سرشار
دل و نگاہ میں پھر ساغر و سبو کیا ہے

محبتِ شہؐ والا اگر نہیں دل میں
تو پھر نماز ہے کیا تیری اور وضو کیا ہے

بیادِ شاہؐ رہا گرچہ رات بھر پر جوش
''جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے''

حصارِ مدحتِ آقاؐ میں جب ہے تو طاہرؔ
تو تجھ کو خوفِ بد آموزیِ عدو کیا ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(ابنِ مریم ہوا کرے کوئی)

پنجتنؑ سے وفا کرے کوئی
دل کا روشن دیا کرے کوئی

آیا طیبہ ہوں بعد مدّت کے
اب نہ مجھ کو جدا کرے کوئی

عیب پوشی سدا وہؐ کرتے ہیں
چاہے جتنی خطا کرے کوئی

ہو مرا گھر بھی خلدِ طیبہ میں
ایسا دن ہو خدا کرے کوئی

ہو کے آلِ رسول اکرمؐ کا
ہو سکے تو جیا کرے کوئی

طَرح جس کی حسینؓ نے ڈالی
رسم ایسی ادا کرے کوئی

سبز گنبد کی آبیاری سے
کشتِ جاں کو ہرا کرے کوئی

آپؐ کے نور سے ہے گر انکار
آپؐ جیسی ضیا کرے کوئی

تھام کر دامنِ رسولِ کریمؐ
درد و غم سے بچا کرے کوئی

انؐ کا ہر اسم اسمِ اعظم ہے
چوم کیوں نہ لیا کرے کوئی

مبتلائے فراقِ طیبہ ہوں
میری طاہرؔ دوا کرے کوئی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(اُس بزم میں مجھے نہیں بنتی حیا کیے)

شہرِ نبیؐ کی خاک سے وعدے وفا کیے
جتنے قضا ہوئے تھے وہ سجدے ادا کیے

روکا بہت اسے تھا مواجہ کے سامنے
لیکن یہ دل رہا نہ بغیر التجا کیے

لایا نہ جو بکارِ ثنا حرف و صوت کو
اس نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کیے

حسنِ سلوک آپؐ کا دلکش ہے اس قدر
نا آشنا بھی آپؐ نے ہیں آشنا کیے

''کن'' کا مرے حضورؐ کو بخشا ہے اختیار
اوصاف رب نے آپؐ کو اپنے عطا کیے

دیکھو مرے رسولؐ کی رحمت نوازیاں
قیدِ سقر سے حشر میں عاصی رہا کیے

طاہرؔ درِ حضورؐ پہ جاتی ہے التجا
مدحت کے سب حروف ہی بنتے ہیں ڈاکیے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(چل نکلتے جو مے پیے ہوتے)

خاکِ طیبہ کے ہو لیے ہوتے
عمر بھر اس پہ بوریے ہوتے

انؐ کے ہاں اعتکاف کی صورت
کاش کچھ اور تخلیے ہوتے

کاش ہم بھی مثالِ روحِ امینؑ
انؐ کے درباں یا ڈاکیے ہوتے

سبز گنبد کی سمت جھکتے ہوئے
اپنی قسمت کے زاویے ہوتے

آبِ کوثر کا شوق رکھتے ہیں
آبِ زمزم ہیں جو پیے ہوتے

آئیں پیغام جو حضوری کے
کاش وہ سب مرے لیے ہوتے

کاش طاہرؔ نبیؐ کے شہر میں ہم
"کوئی دن اور بھی جیے ہوتے"

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن

(مژدہ، اے رہروانِ راہِ سخن)

نعت گویانِ حسنِ شاہِؐ زمن
''مژدہ ، اے رہروانِ راہِ سخن''

اپنے ہونٹوں پہ مِل کے لائیں درود
''آن پہنچی ہے منزلِ مقصود''

''جلوۂ مدّعا نظر آئے''
چہرۂ مصطفیٰؐ نظر آئے

نعتِ سرکارؐ کے معانی کو
''سیکھو، آئینِ نکتہ دانی کو''

نعت سے جو بھی بہرہ ور ہو گا
''سینہ گنجینۂ گہر ہو گا''

''نہ ظہوریؔ ہے اور نہ طالبؔ ہے''
نعت گو ہی ادب میں غالب ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں)

لطفِ نبیؐ سے پاؤں گا اوجِ ہنر کو میں
انؐ کی ثنا میں لاؤں گا لعل و گہر کو میں

ہیں دستگیر سرورِؐ عالم مرے ، تو کیوں
خاطر میں لاؤں تلخیِ راہِ سفر کو میں

لمسِ قدم سے تیرےؐ ہیں ذرّے مہ و نجوم
کہتا ہوں کہکشاں ترےؐ ہر رہ گزر کو میں

میرے خیال وخواب میں رہتے ہیں آپؐ ہی
جلوہ فگن حضورؐ ہیں دیکھوں جدھر کو میں

ذرّے درِ نبیؐ کے ہیں جب روکشِ نجوم
خاطر میں کیسے لاؤں طلوعِ سحر کو میں

پھر یاد آ گیا مجھے معراج کا سفر
پھر سوچتا ہوں رفعتِ خیر البشرؐ کو میں

کیا طالعِ سعید ہے انؐ کا درودِ پاک
رخشندہ جس سے رکھتا ہوں دل کو، نظر کو میں

نقشِ قدم نبیؐ کا ہے صد رشکِ مہر و ماہ
پاتا ہوں ہیچ طلعتِ شمس و قمر کو میں

طاہرؔ غمِ حضورؐ میں ہے کس قدر سرور
کیسے بھلاؤں لذّتِ سوزِ جگر کو میں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں)

قابل درِ حضورؐ کے یکسر نہیں ہوں میں
پھر بھی کرم سے آپؐ کے باہر نہیں ہوں میں

ہوں گرچہ بے عمل پہ نبیؐ کا غلام ہوں
''رتبے میں مہر و ماہ سے کمتر نہیں ہوں میں''

نسبت سے انؐ کی میں بھی ہوں صد رشکِ کہکشاں
لعل و زر و زمرّد و گوہر نہیں ہوں میں

دیکھے جو سوئے طیبہ تو گردوں بھی یہ کہے
شہرِ نبیؐ کی خاک کا ہم سر نہیں ہوں میں

ایماں کی شرط حبِّ محمدؐ ہے اس لیے
جھکتا ہوں انؐ کے در پہ کہ کافر نہیں ہوں میں

انؐ کو کہوں جو حاضر و ناظر تو ہے روا
قرآن اور حدیث سے باہر نہیں ہوں میں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(منظور تھی یہ شکل، تجلّی کو نور کی)

''منظور تھی یہ شکل، تجلّی کو نور کی
قسمت کھلی، ترےؐ قد و رخ سے ظہور کی''(۱)

رکھ لو مجھے بھی ساتھ اے دربانِ مصطفیٰؐ
''حج کا ثواب نذر کروں گا حضور کی''

دن بھر نبیؐ کی نعت سے رہتا ہوں شاد کام
سجتی ہے رات بھر یہی محفل سرور کی

قسمت میں جس کی لطفِ شہِؐ دو سرا ہوا
چشمِ کرم اسی پہ ہے ربِّ غفور کی

۱۔ غالب کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

شہرِ نبیؐ ہے مہبطِ انوار ہر گھڑی
پارینہ داستاں ہے کلیمؑ اور طور کی

طاہرؔ شمولِ نسلِ ابی بکرؓ کے طفیل
نسبت ہے پائی ہم نے بھی نورِ حضورؐ کی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف
(کہتے تو ہو تم سب، کہ بتِ غالیہ مو آئے)

سرکارؐ زمانے کو ضیا دینے کو آئے
صیقل ہوئے سرکارؐ کے نزدیک جو آئے

ہیں ذوق فزا رویتِ سرکارؐ کے جلوے
ہر حرف ثنا کا لیے انوار سو آئے

قدموں میں گرا وقت، تو سجدے میں مسافت
اک آن میں وہؐ عالمِ بالا سے ہو آئے

محشر میں شجر بن کے گھنا سایہ وہ دے گا
ہم تخمِ ثنا بخت کی کھیتی میں بو آئے

منزل مجھے اللہ نے کر دی ہے ودیعت
رستے میں مصائب بھی ہزاروں ہیں گو آئے

آتا نہیں مدحت کا ہنر پھر بھی اے طاہرؔ
مداحِ آقاؐ میں مرا نام تو آئے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(اپنا بیانِ حسنِ طبیعت نہیں مجھے)

دنیا کے مال و زر کی ضرورت نہیں مجھے
کم شاہِؐ دو جہان کی رحمت نہیں مجھے

قربِ نبیؐ ذریعۂ قربِ خدا ہے بس
منظور کوئی اور تو صورت نہیں مجھے

سیراب کر رہی ہے مجھے رویت حضورؐ
اب چشمۂ حیات کی حاجت نہیں مجھے

انؐ کو خدا کے بعد بڑا مانتا ہوں میں
''سوگند اور گواہ کی حاجت نہیں مجھے''

درکار تھا جو در وہ عطا آپؐ نے کیا
اب اور در کی دہر میں حاجت نہیں مجھے

نعتِ نبیؐ ہے میرے لیے وجہِ افتخار
ورنہ سخن ، ذریعۂ عزّت نہیں مجھے

ہے زادِ راہ ، عشقِ نبیؐ کا مجھے نصیب
طاہرؔ ذرا بھی خوفِ قیامت نہیں مجھے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت (سہرا)

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(چرخ تک دھوم ہے، کس دھوم سے آیا سہرا)

''چرخ تک دھوم ہے، کس دھوم سے آیا سہرا''
حور و غلماں نے بھی ہے آپؐ کا گایا سہرا

جن و انسان و ملائک نے بھی بہرِ آداب
''کبھی چوما کبھی آنکھوں سے لگایا سہرا''

اس میں آتی ہیں نظر نورِ سحر کی کرنیں
سر پہ سورج نے ، قمر نے ، ہے اٹھایا سہرا

مصطفیٰؐ نورِ خدا صلِّ علیٰ کی خاطر
بن کے افلاک سے ، فردوس سے آیا سہرا

حق کی سرکار نے طاہرؔ جو نبیؐ کو بخشا
کسی شہزادۂ سلطاں نے نہ پایا سہرا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(بزمِ شاہنشاہ میں اشعار کا دفتر کھلا)

دونوں عالم میں معزز ہے وہ بخت آور کھلا
جس پہ بابِ رحمتِ سلطانِؐ بحرِ و بر کھلا

رحمتوں کا ہے درِ سرکارؐ پر دفتر کھلا
''رکھیو، یارب! یہ درِ گنجینۂ گوہر کھلا''

چھو کے آئی جب پسینہ شاہؐ کا بادِ نسیم
اس پہ رازِ نکہتِ کستوری و عنبر کھلا

بہرِ تحریرِ ثنائے مصطفیؐ ، قرطاس پر
قبل خامے سے مرے جبریلؑ کا شہپر کھلا

''ہے خیالِ حسن میں حسنِ عمل کا سا خیال''
نعت کی تکمیل میں ایسا حسیں جوہر کھلا

سیّدِؐ کونین کے انوار سے ہوں فیض یاب
''خلد کا اک در ہے ، میری گور کے اندر، کھلا''

خاکِ طیبہ مخمل و کمخواب سے بڑھ کر مجھے
روح کی راحت کو کیسا خلد کا بستر ، کھلا

''اسؐ کی امّت میں ہوں میں، میرے رہیں کیوں کام بند؟
واسطے جس شہؐ کے ،غالبؔ، گنبدِ بے در کھلا''(۱)

کی مرے فکر و سخن کی جس نے ہے مشّاطگی
ہے ملا اس کو بھی ذوقِ مدحِ پیغمبرؐ کھلا

مجھ کو غالبؔ کی زمینوں میں ہوئی مدحت نصیب
مجھ پہ طاہرؔ بابِ لطفِ ساقیِؐ کوثر کھلا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

ا۔غالب کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولان

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(ہے بسکہ ہر اک ان کے اشارے میں نشاں اور)

ہوتی ہے محبت کی زباں اور بیاں اور
رکھتی ہے مگر نعت کچھ آداب نہاں اور

ہر ایک کے منصب سے فزوں آپؐ کا رتبہ
مبعوث ہوئے جتنے پیمبر بھی یہاں اور

چومے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم عرشِ علا نے
محفوظ ''دنیٰ'' پر ہیں مگر انؐ کے نشاں اور

دیتا ہے یہ خود طائر سدرہ بھی گواہی
جز سیدِ والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی پہنچا نہ وہاں اور

یہ نور و بشر آپؐ کی پہچان ہیں دونوں
سرکارؐ کی ہستی سے ہیں اعجاز عیاں اور

ٹوٹے ہے اگر چاند تو خورشید بھی پلٹے
''ہے بسکہ ہر اک اُنؐ کے اشارے میں نشاں اور''

جلوہ گرِ خالق بنے اوصافِ حمیدہ
پایا نہ خدا اب بھی تو پائیں گے کہاں اور

حبِّ شہِ والاؐ ہے بھلائی ہی بھلائی
دنیا کی محبت کا ہے معیارِ زیاں اور

مت کیفِ حضوری سے نکالو مجھے یارو
جنّت کی ہوا اور ہے طیبہ کا سماں اور

اس حیطۂ رحمت سے پرے کچھ نہیں میرا
جنّت ہے بجا ! پر ہے مرا باغِ جناں اور

طاہرؔ کو ملے تیرےؐ غلاموں کی غلامی
کرتا رہے قربان سدا جان پہ جاں اور

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولان
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف
(لازم تھا کہ دیکھو مرا رستہ کوئی دن اور)

اے کاش! کہ روضے پہ ہو رہنا کوئی دن اور
آتا رہوں میں پیشِ مواجہ کوئی دن اور

سر آپؐ کی دہلیز پہ رکھا ہے تو یوں ہی
میں آپؐ کے در پر رہوں آقاؐ کوئی دن اور

میں خاک نشیں آپؐ کے قدموں میں رہوں گا
اے کاش کہ ایسے رہوں بیٹھا کوئی دن اور

اطراف میں روضے کے میں اب عمر گزاروں
دیکھوں یہی جنّت کا نظارہ کوئی دن اور

آنکھوں میں رہے گنبدِ خضریٰ کا یہ منظر
سر پر ہی رہے کاش یہ سایہ کوئی دن اور

ہوں پیشِ نظر شہرِ مدینہ کی فضائیں
آنکھوں میں رہے کاش یہ نقشہ کوئی دن اور

اب دوری مدینے سے مری موت ہے طاہرؔ
اس دل میں ہے جینے کی تمنّا کوئی دن اور

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(یاں آ پڑی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں)

سرکارؐ تیرے طالبِ دیدار کیا کریں
دیدار جو نہ پائیں تو بیمار کیا کریں

اٹھتا نہیں ہے دل درِ رحمت نواز سے
رخصت کے واسطے اسے تیار کیا کریں

مداحِ رسولؐ کی تشکیل کے لیے
الفاظ گر نہ ساتھ دیں ، اظہار کیا کریں

مشاّطگیِ چہرۂ عشاّق کے لیے
شہرِ نبیؐ کی دھول ہے درکار ، کیا کریں

قرآن کی زباں ہے جو وصّافِ آنحضورؐ
توصیف انؐ کی شاعر و نثّار کیا کریں

ہیں دو جہاں میں آپؐ کے عشّاق سر بلند
طاہرؔ پھر ان کی ہمسری اغیار کیا کریں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
بحر: رمل مثمن محذوف
(سب کہاں، کچھ لالہ وگل میں نمایاں ہوگئیں)

منزلیں سب آپؐ کی رحمت سے آساں ہوگئیں
تلخیاں راہِ عدم کی طاقِ نسیاں ہو گئیں

رحمتیں خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جزوِ ایماں ہوگئیں
سب ضیائیں حبِ احمدؐ کی نمایاں ہو گئیں

شہرِ طیبہ کی ہوائیں بس گئیں یوں روح میں
میری سانسیں، میرا دل، میری رگِ جاں ہوگئیں

آلِ احمدؐ نے کیا ہے دین و دنیا کا بھلا
نسبتیں سرکارؐ کی ہیں اصلِ ایماں ہو گئیں

یوں دعائیں آپؐ نے مانگی ہیں امّت کے لیے
سختیاں محشر کی ساری ہم پہ آساں ہو گئیں

جب ہوئی ناموس انؐ کی مجھ کو جاں سے بھی عزیز
غیب سے ہی قدرتیں میری نگہباں ہو گئیں

ایک اک لمحہ حضوری کی تڑپ بڑھتی گئی
انؐ کے روضے کی فضائیں دل کا ارماں ہو گئیں

حاضری کی کیفیت لفظوں میں کیسے ہو بیاں
خواہشیں اور سب دعائیں میرا اِیماں ہو گئیں

سرخرو میری دعاؤں کو کیا سرکارؐ نے
وسوسوں کی ظلمتیں ساری پریشاں ہو گئیں

میرے جذبوں کی صداقت ہے خدا نے دیکھ لی
چاہتیں سب میرے اشکوں میں فروزاں ہو گئیں

نعت کا شیدا فنا فی النعت ہے جب سے ہوا
دھڑکنیں اس کی حیات افروز گھڑیاں ہو گئیں

بے قراری میں سکینت انؐ کا ذکرِ پاک ہے
انؐ کی یادیں دائمی تسکیں کا ساماں ہو گئیں

مصطفیٰؐ کی نعت نے طاہرؔ کیا ہے سرفراز
رحمتیں ہی رحمتیں مجھ کو فراواں ہو گئیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج سالم مثمن
(حضورِ شاہ میں، اہلِ سخن کی آزمائش ہے)

نبیؐ کی نعت کہنا بھی تو فن کی آزمائش ہے
خدایا مہربانی کر سخن کی آزمائش ہے

اِساسِ دین و ایماں ہے اطاعت شاہِؐ طیبہ کی
ہماری جان و روح وتن بدن کی آزمائش ہے

دنیٰ پر خیر مقدم ہے محمدؐ کا شبِ اسریٰ
رہے پاسِ ادب ، چرخِ کہن کی آزمائش ہے

کمی بیشی کی مدحت میں ندامت حشر کر دے گی
''حضورِ شاہؐ میں ، اہلِ سخن کی آزمائش ہے''

مرے کشمیر میں ڈیرہ لگایا ہے ستم گر نے
خدایا آبرو رکھنا وطن کی آزمائش ہے

محبت کرشۂ دیں سے ، لحد میں جانا ہے طاہرؔ
کہیں میلا نہ ہو جائے ، کفن کی آزمائش ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(غم کھانے میں بودا، دلِ ناکام، بہت ہے)

قدموں میں شہِ دینؐ کے آرام بہت ہے
بس دل کی سکینت کو یہ انعام بہت ہے

حاصل ہے عجب کیف تریؐ چشمِ کرم سے
ساقیؐ ترے مے نوش کو اک جام بہت ہے

اوہام سبھی آپؐ کی رحمت سے ہوں کافور
دنیا نے جو پیدا کیا اِبہام بہت ہے

ہر حال میں جانا ہے مدینے ہمیں گرچہ
''پا بستگیِ رسم و رہِ عام بہت ہے''

کہتی ہے غلامِ شہِ والاؐ تجھے دنیا
طاہرؔ ترا دنیا میں یہی نام بہت ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(ہے غیر سے ہر دم تجھے صد گونہ بشارت)

ہوتی ہے جنھیں آپؐ کے تلووں کی زیارت
ان ذرّوں میں آتی ہے ستاروں کی نضارت

ہو عالمِ بیداری میں آقاؐ کی زیارت
ایسی ہو عطا بندۂ عاجز کو بصارت

ہے آپؐ کی رحمت جو بچا لیتی ہے ، ورنہ
آتی ہے مصائب میں کہاں کام مہارت

ہے ایک طرف جاں کی سکینت کا یہ باعث
ہے انؐ کا درود ایک طرف دل کی طہارت

مدحت وہی مقبول ہے دربارِ خدا میں
قرآن کی آیات کریں جس کی ادارت

صد رشکِ فلک انؐ کے صحابہؓ ہیں وہ طاہرؔ
آقاؐ نے ہے فردوس کی دی جن کو بشارت

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

بحر: رجز مثمن مطوی مخبون

(دل ہی تو ہے، نہ سنگ وخشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں)

طیبہ کی یادِ دلربا دل سے کوئی بھلائے کیوں
پا کے سرورِ حاضری تشنہ وہاں سے آئے کیوں

جس نے ہو اذن نعت کا پایا درِ حضورؐ سے
طائرِ نغمہ سنج وہ گیت کسی کے گائے کیوں

آپؐ کی ہیں نوازشیں ، لطف و کرم کی بارشیں
آقاؐ فقیر آپؐ کا جھولی کہیں بڑھائے کیوں

جس کو نیاز آپؐ سے، جس کے ہوں راز آپؐ سے
پھر وہ درِ حضورؐ سے اپنی جبیں اٹھائے کیوں

خلد کی آرزو الگ، اس کی ہے گفتگو الگ
انؐ کے مگر غلام کو خلد بھی راس آئے کیوں

جس کی جبیں سے مس ہوئی طاہرؔ و پاک وہ زمیں
اس کے دماغ سے کبھی سجدوں کا لطف جائے کیوں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

ا۔ یہ نعت ''اعزازِ نسبت'' میں بھی شامل ہے۔

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(گئی وہ بات کہ ہو گفتگو، تو کیونکر ہو)

حضوری دل کو ضروری ہو جو ، تو کیونکر ہو
اے بخت مجھ کو بتا دے یہ ہو ، تو کیونکر ہو

ہو جس کے خواب میں بستا وہ گنبدِ خضریٰ
وہ مانگے دیدۂ بیدار جو ، تو کیونکر ہو

ہیں چھونا چاہتے جالی مگر ادب روکے
ہو دور اپنی یہی گو مگو ، تو کیونکر ہو

ہوں جس کی راتیں مدینے میں دن سے بھی روشن
''وہ شخص دن نہ کہے رات کو ، تو کیونکر ہو''

مدینہ چھوڑنا طاہرؔ ہے موت سے مشکل
یہ کام مجھ سے ہو ممکن ، کہو ، تو کیونکر ہو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج سالم مثمن
(قفس میں ہوں، گر اچھا بھی نہ جانے میرے شیون کو)

مقدّس سر زمیں پر میں بچھا دوں کیسے دامن کو
کبھی دامانِ تر دیکھوں کبھی طیبہ کے گلشن کو

جو ہوتا اختیار اپنا سمو دیتا وجود اس میں
بہت حسرت سے ہوں میں دیکھتا جالی کے روزن کو

''وفاداری بہ شرطِ استواری ، اصلِ ایماں ہے''
جھکانا نام پہ انؐ کے نہیں کافی ہے گردن کو

نبیؐ کے روضۂ اطہر کے دروازے پہ سر رکھ کر
میں دستک دیتا ہوں پلکوں سے اس رحمت کے مخزن کو

ہنر پاکیزہ ہوتا ہے زباں تطہیر پاتی ہے
مٹاتی ہے ثنائے مصطفیٰؐ لفظوں سے قدغن کو

بہارِ جاں فزا لے کر نبیؐ تشریف لائیں گے
اسی امید سے ہم نے سجا رکھا ہے آنگن کو

کھڑے ہو کر ہے پڑھنا قبر میں مجھ کو سلام انؐ پر
قدِ آدم سا گہرا کھودنا تم میرے مدفن کو(۱)

مرا آقاؐ مروّت کی ہے طاہرؔ انتہا کرتا
دعا رنجیدہ ہو کر بھی ہے دیتا جاں کے دشمن کو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

ا۔الشاہ احمد رضا علیہ الرحمہ کی وصیت کو منظوم کیا گیا ہے۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فِعلُن
بحر: رمل مثمن مخبون محذوف
(نکتہ چیں ہے، غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے)

بات بگڑی ہے کچھ ایسی، کہ بنائے نہ بنے
آپؐ کی چشمِ عنایت کے سوائے نہ بنے

کثرتِ خیر انھیںؐ ربِّ علا نے بخشی
کام بِن انؐ کی طرف ہاتھ بڑھائے نہ بنے

در سے سرکارؐ کے اٹھا نہیں جاتا مجھ سے
''کام وہ آن پڑا ہے، کہ بنائے نہ بنے''

ہوں گنہگار حیا آتی ہے آقاؐ سے، مگر
خوفِ محشر ہے گنہ انؐ سے چھپائے نہ بنے

نفسی نفسی کا ہے عالم سرِ میزاں طاہرؔ
سامنے شافعِ محشر کے بِن آئے نہ بنے

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(دیا ہے دل اگر اس کو، بشر ہے کیا کہیے؟)

ہمارے حال پہ انؐ کی نظر ہے کیا کہیے
''کہ بِن کہے بھی انھیںؐ سب خبر ہے کیا کہیے''

درِ نبیؐ پہ میں پہنچا ہوں ایک مدت بعد
یوں میرے بخت نے پائی سحر ہے کیا کہیے

وسیلہ آپؐ کا رب کے حضور پیش کیا
دعا میں آیا کچھ ایسا اثر ہے کیا کہیے

سوائے مدحتِ آقاؐ نہیں ہے کچھ لالچ
نبیؐ کی مدح متاعِ ہنر ہے کیا کہیے

وہؐ شہرِ علم ہیں طاہرؔ، درود انؐ پہ ہزار
جو اس مدینۂ عرفاں کا در ہے! کیا کہیے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(کہوں جو حال، تو کہتے ہو، ''مدّعا کہیے'')

رسولِ پاکؐ کی مدحت ہے مرحبا کہیے
ثنائے سرورِؐ عالم کو دل کشا کہیے

بہار ساز ہے فطرت میں گنبدِ خضریٰ
اسی سے رنگِ چمن ہے یہ بر ملا کہیے

خدا سے ہو نہیں سکتے جدا مرے آقاؐ
نبیؐ کے نور کو بس قدرتِ خدا کہیے

یقین رکھیے ہیں وہ آشنائے دردِ نہاں
سکونِ قلب کو بس انؐ سے مدّعا کہیے

وہی ہیں حامدؐ و محمودؐ و احمدؐ و حمّادؐ
جہانِ حمد انھیںؐ کہیے مصطفیٰؐ کہیے

وہؐ نور ہو کے لباسِ بشر میں ہیں طاہرؔ
اسے بھی رحمتِ عالم کا معجزہ کہیے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر

(بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے)

ہے جلوہ نما خلدِ تمنا مرے آگے
ہر دم ہے تصوّر میں مدینہ مرے آگے

سرکارؐ کا ہے گنبدِ خضریٰ مرے آگے
اب چیز ہے کیا اوجِ ثریا مرے آگے

شہپر ہیں لگے میرے تخیّل کو جنوں کے
سرکارؐ کی مدحت کا ہے جذبہ مرے آگے

وجداں کو میسّر ہوئے اِلہام کے گوہر
کُھلنے کو ہے اک نور سراپا مرے آگے

وصّافِ پیمبرؐ کو قرینے ہیں سجھائے
افکار کی موجوں کا ہے دھارا مرے آگے

طیبہ کی سکونت میں سکینت ہے فرواں
اک موج میں رحمت کا ہے دریا مرے آگے

سرکارؐ کی چوکھٹ پہ جبیں کیوں نہ جھکاؤں
ہے احسنِ تقویم کا جلوہ مرے آگے

اک ہالۂ رحمت ہے ملا شہرِ نبیؐ میں
جنّت کے مناظر ہیں ہویدا مرے آگے

وہ کیفِ مسلسل ہے ملا شہرِ نبیؐ میں
بے رنگ ہوئی عشرتِ دنیا مرے آگے

محشر کا مرے دل میں کوئی خوف نہیں ہے
آقاؐ کی شفاعت کا ہے وعدہ مرے آگے

سرکارِؐ دو عالم کی غلامی سے ہوں منسوب
کیا فرق ہے دنیا ہو کہ عقبیٰ مرے آگے

کیا لطفِ پیمبرؐ سے مجھے اور ملے گا
کیا کم ہے کہ ہے انؐ کا مواجہ مرے آگے

یوں مجھ پہ ہوئی سرورِؐ عالم کی عنایت
لبریز ہوا ہے مرا کاسہ مرے آگے

مسکن ہے بہاروں کا مرے سامنے طاہرؔ
صد شکر کہ ہے گنبدِ خضرٰی مرے آگے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(ذرا کر زور سینے پر، کہ تیرِ پر ستم نکلے)

وفورِ غم کا قصّہ پیش کرنے کو جو ہم نکلے
بہت کم رحمتِ عالم کے آگے اپنے غم نکلے

دعا لب پر یہ اکثر اور مکرّر آتی رہتی ہے
درِ اطہر پہ سر ہو جب الٰہی میرا دم نکلے

خرد گر عشق سے پائے حضوری کا نشہ اک پل
دماغِ کم رسا سے حرص و آزِ جامِ جم نکلے

ہے برکت آیۂ ''یعطیک ربک فترضیٰ'' کی
رضا یابِ نبیؐ محشر میں سب سے محترم نکلے

ہزاروں خواہشیں آقاؐ نے پوری کیں مگر طاہرؔ
ہمارا دم نکلتا تھا جب انؐ کے در سے ہم نکلے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(غیر لیں محفل میں بوسے جام کے)

وسوسے سب مٹ گئے انجام کے
یوں ہوئے عاشق نبیؐ کے نام کے

مت کہو دیوانہ شہرِ شاہؐ کا
ہم کہاں قابل ہیں اس اکرام کے

شوق رکھتا ہے نبیؐ کی دید کا
حوصلے دیکھو دلِ ناکام کے

حبِّ احمدؐ نے دکھایا معجزہ
ہم سے ادنیٰ بھی ہوئے ہیں کام کے

ہم کو بھی آقاؐ ہو اذنِ حاضری
منتظر کب سے ہیں اس پیغام کے

ہیں شفیعؐ المذنبیں کی رحمتیں
دن ہیں میرے قبر میں آرام کے

ہیں عدو حیران خلقِ شاہؐ سے
دے دعا بدلے میں جو دشنام کے

ہے بسا اس میں درودِ سرمدی
بھاگ جاگے ہیں دلِ بے نام کے

عشقِ احمدؐ ہے وہ جوہر جو سدا
کام آیا دیں کے استحکام کے

جب پڑھا ہے م، ح، اور م، د
پائے ہم نے راز حرفِ تام کے

طاہرؔ ایسا عاصی اور شہرِ رسولؐ
ہم کہاں قابل تھے اس انعام کے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف

(درد منت کش دوا نہ ہوا)

اک پیمبر بھی آپؐ سا نہ ہوا
کوئی یکتا ، نہ پھر یگانہ ہوا

نور و حسن و جمال و خوبی میں
ایک بھی انؐ سا مہ لِقا نہ ہوا

میرے آقاؐ سا صادق اور امیں
دونوں عالم میں دُوسرا نہ ہوا

اشکِ شرمندگی سے انؐ کے حضور
کوئی نالہ بھی نارسا نہ ہوا

حق ہے بے ربطِ رحمتِ عالم
دل کا گلشن کبھی ہرا نہ ہوا

جس سے ناراض ہو گئے آقاؐ
اس سے راضی کبھی خدا نہ ہوا

اس حقیقت کا ہے خدا شاہد
آپؐ سا بعد از خدا نہ ہوا

یوں تو دنیا میں نعمتیں ہیں بہت
مثلِ طیبہ کہاں خزانہ ہوا

حبِ احمدؐ ہوئی نصیب جسے
نازشِ قسمتِ زمانہ ہوا

یارِ غارِ نبیؐ پہ میں قرباں!
انؓ سا جگ میں نہ دوستانہ ہوا

بے عمل تھا پہ میری بخشش کا
انؐ کی رحمت ہی بس بہانہ ہوا

جس سے راضی ہوئے نبیؐ طاہرؔ
اس سے ناراض پھر خدا نہ ہوا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مثمن مخبون محذوف

(درخورِ قہر وغضب، جب کوئی ہم سا نہ ہوا)

دل ہے وہ کیا جو غلامِ شہِ والاؐ نہ ہوا
کیا ہے وہ جسم کہ جو خاکِ مدینہ نہ ہوا

تیرگی شب کی ڈھلی دور اندھیرا نہ ہوا
جب تلک دہر میں سرکارؐ کا جلوہ نہ ہوا

وہ بشر ایسے کہ انؐ جیسا نہیں کوئی بشر
نور ایسے ہیں کہ جس نور کا سایہ نہ ہوا

''سب کو مقبول ہے دعویٰ تری یکتائی کا''
اونچے اونچوں میں بھی یکتا کوئی تجھ سا نہ ہوا

جو جھکا پیشِ خدا حبِ محمدؐ کے بغیر
نگہِ عشّاق میں اس کا کوئی سجدہ نہ ہوا

قربتِ روضۂ اطہر ہے حقیقت میں حیات
دور طیبہ سے جیے گر تو یہ جینا نہ ہوا

ہم کسی گوشۂ خلوت میں پڑے ہی رہتے
لوٹ آئے ہیں مدینے سے تو اچھا نہ ہوا

کیفِ گلزار ہے کیا! موجِ بہاری کیا ہے!
سامنے آنکھ کے گر گنبدِ خضریٰ نہ ہوا

زندگی موت کے مانند ہے اس کی طاہرؔ
وہ کہ مرغوب جسے آپؐ کا اسوہ نہ ہوا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن
بحر: ہزج مثمن سالم
(کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنجِ فغاں کیوں ہو)

عیاں اشکِ رواں سے ہو یہ محتاجِ زباں کیوں ہو
محبت شاہِؐ عالم کی فقط دل میں نہاں کیوں ہو

تعجب کیا جو طیبہ کو بہاروں کا کہیں مسکن
جہاں ہو گنبدِ خضریٰ وہاں فصلِ خزاں کیوں ہو

رسالتؐ کے عقیدے میں محبت ہے اگر شامل
سرِ محشر پھر ایسے معتقد کا امتحاں کیوں ہو

یہاں پر بھی ، وہاں پر بھی شفیع المذنبیں وہ ہیں
جو ہوں وہؐ مہرباں تو پھر خدا نامہرباں کیوں ہو

مرے آقاؐ ! امانت ہے مرا ہر ہر سخن تیری
ثنا کرتا ہے جو تیریؐ کسی کا مدح خواں کیوں ہو

نوازی جب ہے توؐ نے ذوقِ مدحت کی فراوانی
تو پھر میرا قلم آقاؐ ! کسی کا ترجماں کیوں ہو

ترےؐ در پر بھری جاتی ہے جب جھولی غریبوں کی
ترےؐ در کے سوا کوئی ہمارا آستاں کیوں ہو

نبیؐ ہو ناخدا تو ڈوبنے کا ہو کسے خدشہ
سفینہ آپؐ کے ہوتے بھنور کے درمیاں کیوں ہو

غلام انؐ کا جب انؐ کے دامنِ رحمت میں رہتا ہے
تو پھر طاہرؔ! اسے خوفِ بلائے آسماں کیوں ہو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

بحر: رمل مسدس محذوف

(جور سے باز آئے، پر باز آئیں کیا؟)

اپنے عصیاں کا انھیںؐ بتلائیں کیا
رو سیاہی اپنی ہم دکھلائیں کیا

چھوڑنا طیبہ ہے دنیا چھوڑنا
''آستانِ یار سے اٹھ جائیں کیا!''

میں کہ بیمارِ فراقِ یارؐ ہوں
چارہ گر درماں مرا فرمائیں کیا

ہے جنھیں انؐ کی شفاعت کا یقیں
روزِ محشر سے بھلا گھبرائیں کیا

ناصبوری ہجرِ طیبہ میں بڑھی
اس دلِ بے صبر کو سمجھائیں کیا

ہو حضوری کی کوئی یارب سبیل!
یوں تڑپتے ہجر میں مر جائیں کیا

جان و روح و دل مدینے کے ہوئے
لوٹ کر طاہرؔ یہاں سے جائیں کیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فَعِلُن

بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف

(نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں)

ہے کون جس پہ نبیؐ کا کرم زیاد نہیں
برائے لطفِ نبیؐ احتیاجِ ناد نہیں

ولائے سیّدِؐ کونین شرطِ ایماں ہے
بغیرِ حبِّ نبیؐ کوئی اعتقاد نہیں

عدو بھی آئے اگر دل میں کچھ طلب لے کر
نبیؐ کے در سے پلٹتا وہ نامراد نہیں

دلوں میں حق نے ازل ہی سے اس کی خُو رکھ دی
یہ نعت عہدِ رواں کا تو اجتہاد نہیں

مجھے نہ روزِ قیامت سے تو ڈرا واعظ!
تجھے نبیؐ کی شفاعت کا مژدہ یاد نہیں؟

رسولِؐ پاک کی آمد پہ پوچھا رحمت نے
ہے کون ایسا جہاں میں جو آج شاد نہیں

مرے حضورؐ نے رکھی بِنا اخوّت کی
رہا پھر اہلِ مواخات میں فساد نہیں

نبیؐ پہ کر کے فدا مایۂ حیات اپنا
غلامِ شاہِؐ شہاں خائفِ کساد نہیں

فضائے شہرِ نبیؐ پھر بھی ہے خنک طاہرؔ
یہاں اگر چہ ہمہ وقت ابر و باد نہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ایراہی دے کے ہم نے بچایا ہے کشت کو)

ذوقِ ثنا ملا ہے جو میری سرشت کو
ہے انتظار میرا سب اہلِ بہشت کو

ہو رو برو حضورؐ کے جس بزم میں ثنا
وہ بزم بھی عطا ہو مری سرنوشت کو

ترغیبِ حبِّ سرورِؐ کونین کے طفیل
اہلِ بہشت کہتے ہیں ہم اہلِ چشت کو

کیا لوگ تھے حرم کی عمارت اٹھائی جب
پڑھ کر درود جڑتے تھے ہر ایک خشت کو

جس میں نہ ہو زیارتِ مقصودِ دوسرا
ہم لے کے کیا کریں گے بھلا اس بہشت کو

طاہرؔ برس کے ابرِ عطائے حضورؐ نے
شاداب کر دیا مری قسمت کی کشت کو

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: خفیف مسدّس مخبون محذوف مسکّن
(پھر اس انداز سے بہار آئی)

شہرِ طیبہ سے جو ہوا آئی
دل کے گلشن میں تازگی لائی

جھوم اٹھے چمن میں سرو و سمن
انؐ کی رحمت سے کیا بہار آئی

نخلِ امیّد بھی ہوا سر سبز
شکر شاخِ شجر بجا لائی

خشک سالی مٹی زمانے کی
خوش ادائی ہوا میں در آئی

لی بہ اظہارِ کیف و سرمستی
شاخ ہائے چمن نے انگڑائی

میری جھولی میں پھول گرنے لگے
ہے کرم بار موجِ زیبائی

روضۂ مصطفیٰؐ کے صدقے سے
ہے سکینت دلوں میں در آئی

فصلِ گل آئی نخلِ مدحت پر
سبز گنبد سے لے کے رعنائی

کھول دیتی ہے در عطاؤں کے
رب کے محبوبؐ سے شناسائی

اس پہ شاہد ہے دہر کی تاریخ
سب جہاں آپؐ کا ہے شیدائی

اتباعِ رسولؐ میں طاہرؔ
میرے جذبوں نے کی جبیں سائی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(روندی ہوئی ہے کوکبۂ شہریار کی)

کشتی مری بھی شاہِؐ رسولاں نے پار کی
جس دم غموں نے آنکھ مری اشک بار کی

کرتی ہے دور گردشِ دوراں کی تلخیاں
برکت زیارتِ درِ رحمت شعار کی

خوشبوئے خاکِ نقشِ کفِ پائے یار نے
پت جھڑ کی رت بھی میری مثالِ بہار کی

امّت میں مصطفیٰؐ کی ہے پیدا کیا مجھے
کتنی بڑی عطا ہے یہ پروردگار کی

بادِ صبا جو شہرِ مدینہ سے ہے چلی
مخبر ہے آمدِ شہِؐ عالی وقار کی

تشریف لا رہے ہیں ترے گھر میں بھی حضورؐ
طاہرؔ ہوئی ہے ختم گھڑی انتظار کی

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل مثمن سالم مخبون محذوف
(آپ نے 'مسّنی الضرّ' کہا ہے تو سہی)

دنیا فانی ہے یہاں سب کو فنا ہے تو سہی
لیکن عشّاقِ شہِؐ دیں کو بقا ہے تو سہی

تیرہ و تار اگرچہ ہیں عدم کے رستے
انؐ سے امّیدِ کرم بیش بہا ہے تو سہی

دوست گر کوئی نہیں ، شاہؐ کی ہے چارہ گری
مبتلائے غمِ دوراں کی دوا ہے تو سہی

بے ہنر ہو کے بھی پاؤں گا ثناؤں کی جزا
''نہ ملے داد ، مگر روزِ جزا ہے تو سہی''

ہُوں خطا کار پہ مداحِ نبیؐ ہوں طاہرؔ
''ذہن میں ، خوبیِ تسلیم و رضا ہے تو سہی''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(کہ مردوں کو نہ بدلتے ہوئے کفن دیکھا)

ہے مہر و ماہ و کواکب میں موجزن دیکھا
نبیؐ کے نور کا جلوہ کرن کرن دیکھا

کرم نے انؐ کے نوازا ہے بے حساب ہمیں
نہ چال دیکھی ہماری ، نہ ہے چلن دیکھا

ردائے رحمتِ آقاؐ نے اس کو ڈھانپ لیا
کسی کے جسم پہ جس دم نہ پیرہن دیکھا

نبیؐ کے پاک وسیلے سے جب دعا مانگی
گھٹا کو تیرے تعاقب میں اے گھٹن! دیکھا

بہارِ گنبدِ خضریٰ کی خیر ہو طاہرؔ
گلوں میں اس کو ہویدا چمن چمن دیکھا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(روزن کی طرح دید کا آزار رہ گیا)

صدیقؓ ہو کے سایۂ سرکارؐ رہ گیا
عالم کو یاد انؓ کا ہے کردار رہ گیا

سب تذکرے جہاں کے فراموش ہو گئے
باقی لبوں پہ آپؐ کا تذکار رہ گیا

جب کوئی روز حشر نہ مشکل کشا رہا
میرا نبیؐ ہر اک کا مددگار رہ گیا

بیعت نہ کی یزید کی مولا حسینؓ نے
دنیا کو یاد انؓ کا ہے انکار رہ گیا

طاہرؔ ملی حضورؐ کے عاشق کو آبرو
خوش بخت دو جہاں میں ہے حب دار رہ گیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(بہت سہی غمِ گیتی، شراب کم کیا ہے؟)

زِ خوفِ حشر رلاتی ہو، چشمِ نم کیا ہے!
''غلامِ ساقیِؐ کوثر ہوں ، مجھ کو غم کیا ہے''

نبیؐ کے عشق میں جس نے مٹا دیا خود کو
پھر اس کے سامنے دنیائے بیش و کم کیا ہے

ہو گنگ لہجہ کہ لکنت ، سنوار دے سب کچھ
ثنا ہو آپؐ کی لب پر تو زیر و بم کیا ہے

خدا نے قبلہ بدلتے ہوئے کہا ہو گا
''تمھاریؐ طرز و روش ، جانتے ہیں ہم ، کیا ہے''

جبیں پہ خاکِ مدینہ کے ذرّے ہیں روشن
ہمارے سامنے اب زینتِ ارم کیا ہے

زمیں کو آپؐ کے قدموں نے عزّتیں بخشیں
فنا نصیب کا ورنہ یہاں بھرم کیا ہے

مرے حضورؐ نہ ہوتے تو رحمتیں ہوتیں؟
سوائے ان کے کوئی قاسمِ نِعَم ، کیا ہے؟

ہر ایک گام ارم ہے مدینے میں طاہرؔ
تحیّرات میں گم ہوں قدم قدم کیا ہے!

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
بحر: ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف الآخر
(حالت ترے عاشق کی یہ اب آن بنی ہے)

ہستی وہ جو قرآن کی برہان بنی ہے
وہ صاحبِ قرآن رسولِ مدنی ہے

خوشبو کا ہے مصدر مرے آقا کا پسینہ
دریوزہ گرِ شاہ بہارِ چمنی ہے

ہے گرچہ سوا نیزے پہ سورج سرِ محشر
آقا کی شفاعت کی ردا سر پہ تنی ہے

غم دور ہوئے سرورِ عالم کے تصدّق
ہر دل کی صدا ربِ دو عالم نے سنی ہے

لفظوں کو مٹھاس انؐ کے کرم سے ہے میسّر
قسمت میں لبوں کی جو یہ شیریں سخنی ہے

غیروں پہ بھی الطاف کے گوہر ہیں لٹاتے
سرکارِؐ مدینہ سا کہاں اور غنی ہے

آقاؐ دلِ بسمل کی تشفی ہو تو کیسے
طیبہ سے پلٹنے کی گھڑی! جان گنی ہے

توصیف رقم کی ہے شہنشاہِؐ زمن کی
طاہرؔ تُو بجا طور مقدّر کا دھنی ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(گھر سے نکالنا ہے اگر، ہاں، نکالیے)

دل سے تمام حسرتِ دوراں نکالیے
در پہ نبیؐ کے جتنے ہیں ارماں نکالیے

یا وہؐ قرارِ جان بسیں میری جان میں
یا پھر مرے بدن سے مری جاں نکالیے

مدحت سرائے آقاؐ ہے قرآں کا حرف حرف
مدح بہ ہم نواِ قرآں نکالیے

خونِ جگر سے دیجیے ہر لفظ کو نکھار
خامے سے حسنِ نعت کا ساماں نکالیے

ہوں نیستی سے ہست کی دنیا سے آشنا
لیں دل کا سنکھ نعرۂ مستاں نکالیے

سوہانِ روح دوریِ طیبہ ہے یا رسولؐ
قسمت سے حزنِ فرقت و ہجراں نکالیے

بہرِ وفورِ حسنِ گلستانِ آرزو
بارانِ اشک بر سرِ مژگاں نکالیے

طاہرؔ بیادِ عظمتِ یارانِ مصطفٰےؐ
راہِ ثنائے وصفِ محبّاں نکالیے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فعولن فعولن فعولن فعولن
بحر: متقارب مثمن سالم
(جو معشوق زلفِ دوتا باندھتے ہیں)

مضامینِ حمد و ثنا باندھتے ہیں
ہم اپنی فنا میں بقا باندھتے ہیں

جو ہیں کشتۂ عشقِ شہرِ پیمبرؐ
وہ صرصر کو بادِ صبا باندھتے ہیں

مصائب میں فیضانِ مشکل کشا سے
رہائی کو انؐ کی عطا باندھتے ہیں

رلاتی ہے جب دوریِ شہرِ طیبہ
حضوری کو دستِ دعا باندھتے ہیں

بہیں اشک جو یادِ شہرِ نبیؐ میں
انھیں طیبہ کا راستہ باندھتے ہیں

جو ہر دم ہے وقفِ ثنائے محمدؐ
قلم کو ہم اپنا عصا باندھتے ہیں

غنی کر دیا حبِ احمدؐ نے ہم کو
محبت کو حسنِ غنا باندھتے ہیں

حضوری کی گھڑیاں غنیمت ہیں طاہرؔ
حسیں ساعتوں کی گرہ باندھتے ہیں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فَعِلات

بحر: رمل مسدس مخبون محذوف

(کیونکر اس بت سے رکھوں جان عزیز)

گرچہ دنیا کو ہے بس جان عزیز
مجھ کو ہے آپؐ پہ ایمان عزیز

دے مضامینِ ثنا مجھ کو نئے
اس سبب سے بھی ہے قرآن عزیز

جس کو جاں سے ہے عزیز آپؐ کی ذات
رکھتا ہے اس کو ہی رحمان عزیز

میرے والد کی نصیحت ہے یہ
رکھنا آقاؐ کو مری جان! عزیز

کیوں وہ مائل ہو غزل کی جانب
جس کو ہے نعت کا عنوان عزیز

دولتِ مدحِ رسولِ اکرمؐ
ہے سدا مجھ کو یہ سامان عزیز

خلد بھائے نہ بغیر آقاؐ کے
رکھتے ہیں حور نہ غلمان عزیز

اس کو ہی فردِ عمل جانتے ہیں
ہے ہمیں نعت کا دیوان عزیز

ہو وہ فارس کہ حبش سے طاہؔر
ہے غلامِ شہِؐ ذیشان عزیز

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف
(لطفِ نظّارۂ، دمِ بسمل، آئے)

انؐ کا وصّاف کہیں جب سرِ محفل آئے
کون اس عاشقِ صادق کے مقابل آئے

جب بھی گرداب ڈبونے کو مجھے ہو تیار
انؐ کی رحمت مجھے لے کر لب ساحل آئے

کاسہ لبریز ہوا لطف و کرم سے ان کا
در پہ سرکارؐ دو عالم کے جو سائل آئے

''موت بس ان کی ہے، جو مر کے وہیں دفن ہوئے
زیست ان کی ہے، جو اس کوچے سے گھائل آئے''(۱)

کیوں لحد میں ہو نکیرین کا کچھ خوف ہمیں
حبِ آقاؐ سے ہیں معمور لیے دل آئے

خلوتِ جاں بنے گلزار کرم سے انؐ کے
عشق میں روضۂ اقدس کی جو منزل آئے

ظلمتیں ساری مٹانے کو جہاں کی طاہرؔ
بن کے خیرالبشرؐ انوار کے حامل آئے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

ا۔غالب کی غزل کا یہ شعر نعت کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن
بحر: رمل مثمن مخبون مشعت محذوف
(میں ہوں مشتاقِ جفا، مجھ پہ جفا اور سہی)

مل رہی ہے جو مجھے انؐ کی عطا اور سہی
انؐ کے صدقے میں مجھے رب کا دیا اور سہی

ہے عجب کیف بہ دامانِ ریاض الجنّۃ
''خلد بھی باغ ہے، خیر، آب و ہوا اور سہی''

ہونے والی ہے ابھی بارشِ الطافِ حضورؐ
کرب کی دھوپ کی تھوڑی سی جفا اور سہی

اب مرے خوابوں میں آتے ہیں مگر بعد از مرگ
ایک تقریب مجھے بہرِ لِقا اور سہی

مائلِ کوچۂ طیبہ ہے مرا دل طاہرؔ
''کعبہ اک اور سہی قبلہ نما اور سہی''

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
بحر: رمل مثمن مشکول مسکّن
(مسجد کے زیرِ سایہ اک گھر بنا لیا ہے)

نقشِ قدم نبیؐ کا سر پر سجا لیا ہے
شہرِ نبیؐ کو دل کا قبلہ بنا لیا ہے

وحیِ خدا کی صورت ہر اک ادا ہے انؐ کی
قرآن سے خدا نے کارِ ثنا لیا ہے

والشّمس و والضحیٰ کی تفسیر انؐ کا چہرہ
آنکھوں میں ہے سجایا دل میں بسا لیا ہے

یادِ نبیؐ نے یادِ دنیا سے ہے نکالا
ہر غم سے انؐ کے غم نے مجھ کو بچا لیا ہے

طاہرؔ قضا کی ساعت مجھ پر ہوئی ہے آساں
نامِ نبیؐ جو اپنے لب پر سجا لیا

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
بحر: مجتث مثمن مخبون محذوف
(شبِ وصال میں، مونس گیا ہے، بن، تکیہ)

بنا ہے سنگِ درِ سیّدِؐ زمن تکیہ
''ہوا ہے موجبِ آرامِ جان و تن تکیہ''

ہر ایک گل نے ہے پائی حضورؐ سے خوشبو
لگائے اس لیے بلبلِ چمن چمن تکیہ

بہ نورِ مدحتِ سرکارؐ دل کرو روشن
''رکھو نہ شمع پر اے اہلِ انجمن تکیہ''

ہے یارِ غارِ نبیؐ! بخت کا سکندر تو
کہ تیرا زانو گیا مصطفیٰؐ کا بن تکیہ

وفا کی راہ میں ہوتا کبھی نہ وہ ناکام
نبیؐ کے عشق پہ کرتا جو کوہکن تکیہ

نبیؐ کا تکیہ بنی جب علیؓ کی گود ، تو شمس
پلٹ کے آیا کہ جائے کہیں وہ بن تکیہ

ہر ایک زائرِ طیبہ کے واسطے طاہرؔ!
بنا ہے مہرِ منوّر کرن کرن تکیہ

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن
بحر: مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف
(ممکن نہیں کہ بھول کے بھی آرمیدہ ہوں)

پیشِ درِ حضورؐ جو میں سر خمیدہ ہوں
دنیا میں ہی مناظرِ فردوس دیدہ ہوں

الجھا ہوا ہوں گردشِ دوراں میں اے کریمؐ!
کیجے کرم کہ حاملِ قلبِ تپیدہ ہوں

خیرات مجھ کو خوب ملے گی حضورؐ سے
میں گرچہ ایک سائلِ دامن دریدہ ہوں

میں امّتِ حضورؐ میں پیدا کیا گیا
زمرے میں امتوں کے مَیں یوں برگزیدہ ہوں

نعلینِ مصطفیٰؐ ہی مرے سر کا تاج ہیں
نگہِ کرم سے انؐ کی میں تسکیں رسیدہ ہوں

ہر دم نبیؐ کے در پہ ہے بستر بچھا ہوا
طاہرؔ بہ لطفِ شاہؐ بہت آرمیدہ ہوں

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فَعِلُن

بحر: رمل مثمن سالم مخبون محذوف

(حیدر آباد دکن، رشکِ گلستانِ ارم)

شہرِ پُر نور ہے وہ اہلِ تسنّن کا حرم
''کہ جہاں ہشت بہشت آ کے ہوئے ہیں باہم''

گوشہ گوشہ ہے مدینے کا سکینت افزا
اس کا ہر ذرّہ ہے صد رشکِ گلستانِ ارم

عارضِ ارضِ زمیں پر ہے مدینے کا جمال
''دل کش و تازہ و شاداب و وسیع و خرّم''

استغاثہ بھی دعا بھی ہے ثنائے آقاؐ
جس کو کرتے ہیں بہ اخلاص و بہ اغراق رقم

یا نبیؐ آپ کے الطاف ہیں ہر دم مونس
دونوں عالم میں رہے رو بہ عطا دستِ کرم

ابرِ دستِ کرمِ سرورِؐ عالم پہ نثار
’’دُرِ شہوار ہیں، جو گرتے ہیں قطرے پیہم‘‘

آپؐ کی یاد میں پلکوں پہ ہیں آنسو جیسے
صبح دم برگِ گل و لالہ پہ چمکے شبنم

انؐ کی نعتوں کے وسیلے سے ملے گا طاہرؔ
مجھ کو گنجینۂ دیدارِ شہنشاہِؐ امم

❖⑤❖⑤❖⑤❖

نعت

فعولن فعولن فعولن فعَل

بحر: متقارب مثمن محذوف

(دمِ واپسیں بر سرِ راہ ہے)

مددگار اب آپؐ کی چاہ ہے
''دمِ واپسیں بر سرِ راہ ہے''

رہیں در پہ آقاؐ مدام آپ کے
یہی عرضِ خدامِ درگاہ ہے

مرے لب پہ نعتیں ہیں سرکارؐ کی
زباں پہ ثنا انؐ کی ہر گاہ ہے

ہے انؐ کے وسیلے کا جس میں شمول
رسائی کی حامل وہی آہ ہے

نبیؐ کی محبت ہے ایماں مرا
مری وجہِ نازش یہی چاہ ہے

ہو راہِ عدم میں مجھے خوف کیوں
شفاعت نبیؐ کی جو ہمراہ ہے

ہے نظروں میں طاہرؔ مواجہ مری
جو اہلِ نظر کی ادب گاہ ہے

❖⑤❖⑤❖⑤❖

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ریاض مجید